عالجُ نفسکَ بماءِ زمزم

آبِ زم زم

غذا، دوا اور شفا

دکتور خالد جاد

نشریات

Marfat.com

عَالِجْ نَفْسَكَ بِمَاءِ زَمْزَمْ

آبِ زم زم

غذا، دوا اور شفا

مصنف دکتور خالد جاد

فضیلۃ الشیخ
مترجم ابو انیس محمد طیّب طاہر

نظر ثانی پروفیسر عبدالجبار شاکر

نشریات

الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔فون: 0321-4589419

Marfat.com

٦١٢،٣٩٢٣ خالد جاد، ڈاکٹر۔مترجم محمد طیب

خ ال۔آ آب زم زم۔غذا، دوااور شفا

لاہور: نشریات

۲۰۰۶ء ص ۹۶

ا۔طب، تاریخ، آثار

ISBN 969-8983-07-04

127277

۲

جملہ حقوق محفوظ

کتاب: آب زَم زَم۔غذا، د[illegible]ورشفا

مصنف: دکتور خالد جاد

مترجم: ابوانیس محمد طیب طاہر

اہتمام: نشریات، لاہور

مطبع: میٹرو پرنٹرز، لاہور

ڈسٹری بیوٹرز

فضلی بک سپر مارکیٹ

اُردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔

فون:32212991-32629724

کتاب سرائے

پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، مشیران کتب خانہ جات

فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اُردو بازار، لاہور فون: 37320318 فیکس: 37239884

Marfat.com

ترتیب

- حرفِ اوّل (پروفیسر عبدالجبار شاکر) ---------- ۵
- مقدمہ (د۔خالد) ---------- ۱۷

باب اوّل

- چاہِ زمزم کا قصہ ---------- ۲۲
- زمزم کے کنویں کی دوبارہ کھدائی سردار عبدالمطلب کے زمانہ میں ---------- ۳۰
- زمزم کے نام ---------- ۳۶
- زمزم کا پانی پینا کیسا ہے؟ ---------- ۴۰
- زمزم کا پانی پیتے ہوئے کیا کہا جائے؟ ---------- ۴۰
- زمزم کا پانی پیتے ہوئے کیا کیا جائے؟ ---------- ۴۱
- زمزم کا پانی اور حوض کوثر کا پانی ---------- ۴۱
- سب سے زیادہ افضل پانی ---------- ۴۱
- زمزم کے پانی کی فضیلت ---------- ۴۵
- زمزم کا پانی ہر مقصد کے لیے ---------- ۴۶
- روئے زمین کا افضل ترین پانی ---------- ۵۰
- زمزم کے پانی سے غسل کرنے کا حکم ---------- ۵۲
- مکہ مکرمہ سے باہر زمزم کا پانی لے جانے کا حکم ---------- ۵۳
- زمزم کا پانی پینے کے فوائد ---------- ۵۵
- سطح زمین پر موجود پانیوں پر زمزم کی فضیلت ---------- ۵۸

Marfat.com

- زمزم کے پانی کا کیمیائی تجزیہ ---------------- ۶۰
- کیا زمزم کو ترکیب کے اعتبار سے دوسرے پانیوں پر امتیاز حاصل ہے؟ ------- ۶۳
- جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے زمزم کے پانی سے شفا عطا کی ---------------- ۶۵
- زمزم کے پانی سے کینسر کا علاج ---------------- ۶۵
- کینسر کا علاج صرف زمزم کے پانی سے روزہ رکھنے سے ---------------- ۷۲
- ڈاکٹر عبدالملک الجزائری اور زمزم کا پانی ---------------- ۷۴
- زمزم کے پانی سے گردوں کا علاج ---------------- ۷۶
- بینائی اور زمزم کا پانی ---------------- ۷۸
- آپریشن کے بغیر پھوڑا جڑ سے اُکھڑ گیا ---------------- ۸۰
- آپریشن کے بغیر پتھری کا اخراج ---------------- ۸۲
- پانی سے علاج کے عمومی فوائد ---------------- ۸۳
- پانی جسم کو اندرونی طور پر صاف کرنے والا ---------------- ۸۵
- پانی کے ذریعے آنتوں کی صفائی ---------------- ۸۵
- پیٹ اور آنتوں کی سکیڑ کا علاج ---------------- ۸۷
- دانتوں اور منہ کے چھالوں (سوزش) کا علاج ---------------- ۸۸
- معدہ اور آنتوں کی سوزش اور معدے کے زخم کا علاج ---------------- ۸۹
- وجع المفاصل: پانی سے جوڑوں کے درد کا علاج ---------------- ۹۰
- قبض کا علاج ---------------- ۹۲
- بچوں کے سوکھے پن یا سوکڑے کا علاج ---------------- ۹۳

Marfat.com

حرفِ اوّل

یہ کائناتِ رنگ و بو اللہ تعالیٰ کے متنوع اور رنگا رنگ انعامات اور احسانات سے معمور اور لبریز دکھائی دیتی ہے۔ اس دنیا کی سب اشیاء اور اجناس انسانی فائدے اور منفعت کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ باشعور اور متقی اشخاص ان انعامات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور پروردگاری کا لطف اٹھاتے اور اس کے حضور شکر گزار اور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور قدرت حق سے کٹے ہوئے انسان ان نعمتوں سے استفادے کے باوجود اپنے خالق و مالک و رازق کی معرفت سے بیگانہ رہ کر کفر اور ناشکری کی زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی زندگی کو اکارت بنا لیتے ہیں اور زندگی کے حقیقی مقصد کو سمجھے اور اس کے مطالبات کو ادا کرنے سے بے خبر اپنے انجام بد کے ساتھ دو چار ہوتے ہیں۔ یہ ہوا، پانی اور روشنی کا جہان انسانوں کے لیے کیسے کیسے فوائد رکھتا ہے۔ ان متنوع انعامات میں سے ہم یہاں صرف پانی کے بارے میں چند حقائق کا ذکر کریں گے اور پھر اس کائنات کے سب سے زیادہ متبرک، افضل، پاکیزہ اور شفا بخش پانی یعنی آبِ زم زم کے بارے میں کچھ تاریخی حقائق اور اس کے غذا، دوا اور شفا ہونے کے بارے میں سائنٹی فک حقائق و معارف پیش کریں گے، جنھیں دور حاضر کے ایک ممتاز مسلمان اور مصری معالج ڈاکٹر خالد جاد نے اپنی عربی کتاب ''عَالِجْ نَفْسَکَ بِمَاءِ زَمْزَم میں پیش کیا، جس کی علمی، طبی، تاریخی، ایمانی اور سائنسی افادیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ اردو خوان احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کائنات کی تخلیق کے بارے میں قرآن مجید نے جس نظریے یا تصور کو پیش کیا ہے، آج دنیا کے بیشتر سائنس دان اس سے کامل اتفاق کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے پانی کے وجود کو اصل حیات، اساس حیات اور بنائے حیات قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ O

[اَلْاَنْبِیَآءِ/۳۰]

Marfat.com

''اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی، کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے؟''

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ [الاعراف/ ۵۷]

''اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری لیے ہوئے بھیجتا ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھالیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے، دیکھو، اس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔''

اسی طرح قرآن مجید کی متعدد آیات میں پانی کی تخلیقی اور احیائی قوت اور صلاحیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ پانی زندگی کے بنیادی لوازم میں سے ہے۔ ہم جدید دور میں سانس لے رہے ہیں، تمام تر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باوجود انسانیت پینے کے پانی اور زرعی مقاصد کے لیے آب پاشی کے نظام میں مشکلات اور مسائل سے دوچار ہے۔ ہمارے ہاں بیسیوں نوعیت کی بیماریاں محض پانی کی آلودگی سے پیدا ہو رہی ہیں۔ عالمی حالات کے تجزیے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید زمین پر رہنے والے انسانوں کو آئندہ اپنی بڑی جنگیں پانی کے مسئلے پر لڑنا ہوں گی۔ دنیا کے ایک چوتھائی زمینی رقبے پر موجود چھ ارب انسان تین چوتھائی رقبے پر موجود پانی کے ذخائر سے مطمئن دکھائی نہیں دیتے۔ قرآن مجید نے سمندری زندگی اور اس کے پانیوں پر بھی گہری اور بصیرت افروز باتیں کی ہیں۔ سمندروں کے نمکیلے، کڑوے اور شوریلے پانی کے باعث اس زمین کے باسی تعفن، سنڈاس اور عفونت سے محفوظ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ قدرت کا عجیب عمل ہے کہ سمندروں کا کڑوا پانی بخارات کی شکل میں بادلوں کی شکل اختیار کرتا ہے تو ان سے برسنے اور ٹپکنے والا پانی میٹھا، شریں اور زمینی ضرورتوں کے لیے حیات بخش بن جاتا ہے۔ یہی پانی بسا اوقات کمی کے نتیجے میں قحط سالی کی آزمائش کو پیدا کرتا ہے کثرت کی صورت میں سیلاب کی آفات کو سامنے لاتا

Marfat.com

ہے۔ یہ تو قدرتِ حق کا کمال ہے کہ وہ اپنے اس نظام کو ایک ایسے اعتدال میں رکھتا ہے جو سراسر انسانوں کے فائدے اور منفعت کی ایک مستقل صورت ہے۔

تاریخ اور بلدان کی کتابوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ زمین پر انسانوں کی بستیاں ہمیشہ دریاؤں، چشموں، جھیلوں، آبشاروں یا پانی کے ذخائر کے کنارے آباد ہوئی ہیں۔ انسانی سکونت اور پانی کی فراہمی لازم وملزوم کا درجہ رکھتی ہیں۔ پانی کی اسی ضرورت اور اہمیت نے مختلف مذاہب میں اس کے ذخائر کے ساتھ ایک عقیدت کو جنم دیا ہے۔ عیسائی دریائے اردن کے پانی سے عقیدت وابستہ رکھتے ہیں۔ یہود کے ہاں ان بارہ چشموں کی روایت بہت اہمیت رکھتی ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے معجزے سے پھوٹ نکلے تھے اور ان سے یہود کے بارہ قبائل سیرابی اور تشنہ کامی کا سامان پیدا کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ہاں گنگا کے پانی کو بہت پوتر اور مقدس گردانا جاتا ہے۔ بعض چشموں کے پانی کی تاثیر کے باعث ان کی طرف لوگوں کا رجوع اور سفر دیدنی ہے۔ مجھے خود چترال کے قریب ایک گرم چشمے میں نہانے کا موقع ملا جس کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ یہ جلدی بیماریوں کی شفایابی کے لیے اکسیر ہے۔ اسی طرح چترال سے مستوج کی جانب سفر اختیار کریں تو ایک خاص مقام پر وہ چشمہ ہے جسے معدے کے السر اور تیزابیت کے علاج کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے اور لوگوں کا ایک جم غفیر اس سے استفادے کے لیے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ مجھے خود اس چشمے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اگر کبھی یہ مشہور ہو جائے کہ عقدۃ الجبال یعنی اس علاقے کا وہ مقام جہاں پہاڑوں کی ایک گرہ کھلتی ہے اور پھر بہت سے پہاڑی سلسلے دنیا کے مختلف ممالک کی طرف پھیلتے دکھائی دیتے ہیں، اس کی چوٹیوں پر ایک ایسا پانی موجود ہے جس کے پینے سے جسم انسانی کو عوارض سے نجات اور قوت نصیب ہوتی ہے، تو انسان ہلاکت کے خدشات کے باوجود اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے ادبی سرمائے میں آبِ حیات کی تلمیح موجود ہے۔ جس کی تشریح میں بیان کیا جاتا ہے کہ خضر علیہ السلام نے اسی پانی کو پینے کے باعث عمر جاودانی حاصل کی ہے۔

کیا کیا خضر نے سکندر سے　　　اب کسے رہنما کرے کوئی

(غالب)

Marfat.com

دنیا کے مختلف ممالک میں پانی کے ایسے ذخائر اور سرچشموں کا وجود ان کے تقدس اور افادیت کے بارے میں بہت سی عجیب وغریب حکایتیں اپنے ساتھ وابستہ رکھتا ہے۔ ملک عزیز پاکستان میں چکوال کے ضلع میں کٹاس کے مندر میں ایک چشمہ ہے جس کے اردگرد ایک مندر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس پانی کو بھی ہندو بہت پوتر اور مقدس خیال کرتے ہیں۔ سکھوں کے گوردوارہ امرت سر میں جو تالاب تعمیر ہوا ہے اس میں غسل کرنے کی بہت سی برکات ان کے ہاں مشہور ہیں۔ مگر ایسے تمام مقدس پانی کے ذخائر جو سیکڑوں کی تعداد میں دنیا کے مختلف مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ جن کو پینے اور جن میں غسل کرنے کے بہت سے فوائد کو بیان کیا جاتا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور زندہ معجزہ پانی کا وہ سرچشمہ ہے، جسے ہم زم زم کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ مقدس اور روحانیت آمیز سرچشمہ نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے ۲۵۷۲ سال قبل وجود میں آیا اور گزشتہ چار ہزار سال سے اپنے روحانی اثرات، طبّی ثمرات اور معجزنمائیوں کے لازوال اور ان گنت خزانے اہل ایمان اور سعادت مند حضرات کی تشنہ کامیوں کو سیراب کرنے کے لیے پیش کر رہا ہے۔ یہ وہ واحد پانی کا ذخیرہ ہے جسے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ آب کوثر کہا جاسکتا ہے۔ یہ دنیا کا وہ حوض کوثر ہے جو چار ہزار سال سے ایمان وروحانیت کے دیوانوں کی ایمانی اور روحانی پیاس بجھا رہا ہے۔ یہ دنیائے موجود کا واحد پانی ہے جو قیامت تک اہل اسلام کے اجسام اور ارواح کی تقویت کا سامان ان شاء اللہ فراہم کرتا رہے گا۔ زم زم کے اس مقدس پانی کی تاریخ بھی دنیا میں سب سے نرالی ہے۔ اس موضوع پر سیکڑوں کتابیں لکھی گئیں اور ابھی تک لکھی جارہی ہیں۔ اس آبِ زم زم کی تاریخ انسانی مطالعے کا وہ دل چسپ موضوع ہے جو ایمان پرور اور روحانیت آموز ہے۔ اس کا ایک مختصر تذکرہ ڈاکٹر خالد جاد نے مستند حوالوں سے پیش کیا ہے۔ مگر ہم یہاں اپنے قارئین کے سامنے اس موضوع پر لکھی جانے والی بیسیوں مستند کتابوں کے چند ایسے پہلو پیش کرنا چاہتے ہیں، جن سے ایمان کو تقویت، روح کو جلا اور طبیعت کو طمانیت ملتی ہے۔

اس بات کو چار ہزار سال سے زیادہ گزر چکے ہیں کہ عراق کے شہر ار میں نمرود کی بادشاہت کے زمانے میں اس کے وزراء کے ایک خاندان میں ایک سعادت مند بچے نے

Marfat.com

جنم لیا جسے یہود، عیسائی اور مسلمان یکساں احترام کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں۔ نمرود نے اپنی گمراہی کے باعث خود کو خدائی کے درجے پر فائز کر رکھا تھا جس کے باعث اس کے پورے ملک اور مملکت میں شرک و بدعات اور بت پرستی عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے دل و دماغ میں توحید کے جذبات پیدا ہوئے اور اس نے ناز و نعم کے اس ماحول کو ٹھکرا کے آزمائشوں کے ایک طویل سفر کو اختیار کیا۔ اس کے توحیدی عزائم کو نہ تو آتش نمرود ختم کر سکی اور نہ ہی ایک طویل ہجرت کے دوران میں پیش آنے والی سختیاں اس کو راہِ حق کے تقاضوں اور مطالبات سے باز رکھ سکیں۔ اپنی زندگی کے اس ایمان افروز سفر کے دوران اس نے سارہؑ اور ہاجرہؑ جیسی پاکیزہ صفت خواتین سے نکاح کیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اب ۸۶ سال ہو چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہؑ کو پلوٹھی کے بچے کے بطور اسمٰعیل علیہ السلام جیسے پاکباز اور تابع فرمان بیٹے کی نعمت سے نوازا۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

(اقبال)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس نومولود اور اس کی صابر و شاکر والدہ حضرت ہاجرہؑ کو اللہ کے حکم کے تحت مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے قریب ایک درخت کے نیچے تھوڑے سے سامان خورد و نوش کے ساتھ تنہا چھوڑ کر مصر کی واپسی کا سفر اختیار کیا، اور یہ سب کچھ احکام الٰہی کی تعمیل میں ہو رہا تھا۔ پاکباز اہلیہ نے اپنے خاوند سے جاتے ہوئے یہ تو ضرور پوچھا کہ آپ ہمیں تنہا اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ جس میں نہ کوئی انسان آباد ہے اور نہ ہی کوئی اور مخلوق دکھائی دیتی ہے۔ مگر ابراہیمؑ نے اس سوال کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی .... تب وفا شعار خاتون نے کہا:

کیا آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ایسا کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ نے اس پر اثبات میں جواب دیا کہ ”ہاں“

اس مختصر ترین جواب کو سننے کے بعد وہ بولیں کہ تب وہ (اللہ تعالیٰ) ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ بس اب وہ تھیں اور ان کا نومولود بچہ اور چند روز کے لیے سامان خورد و نوش۔ اللہ

Marfat.com

کی اس بندی کو اپنے مولا کی ربوبیت پر کیسا گہرا یقین و اعتماد تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں بڑھاپے کی اکلوتی اولاد اور اپنی وفا شعار رفیقۂ حیات کو تنہا چھوڑ کر مکہ سے کچھ ہی دور نکلے۔ ماں اور بیٹے کے وجود نظروں سے غائب مگر دل و دماغ میں رچے بسے تھے کہ انھوں نے حرم کعبہ کی جانب منہ کر کے یہ دعا کی:

''پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے، پروردگار یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں''

بیت اللہ کے نواح میں ایک درخت کے نیچے، پاڑوں کے درمیان دو متنفس، مستقبل کی معاشی ضروریات سے بے نیاز، اپنے رب کے سہارے اپنی خلوتوں کو آباد کیے ہوئے تھے۔ فلک نیلی فام نے کبھی ایسا منظر تو نہ دیکھا ہوگا۔ تھوڑی سی کھجوریں اور ایک برتن میں مختصر پانی چند ہی دنوں میں ختم ہوگیا۔ نومولود بچہ ماں کا دودھ پیتا تھا۔ کھجوروں کے ختم ہونے اور پانی نہ ہونے کے باعث ماں کے ہونٹوں پر خشکی سے پپڑیاں جم رہی تھیں۔ ماں کا دودھ بھی غذا کی کمی اور پیاس کے باعث خشک ہوگیا۔ بچے کی جان کے لالے پڑے تو ماں کی مامتا نے اسے وہیں لیٹا چھوڑ کر پانی کی تلاش میں نکلیں۔ قریب ہی صفا کی پہاڑی تھی جس کے سامنے جبل بوقبیس اپنا سینہ تانے کھڑا تھا۔ ماں پانی کی تلاش میں کسی چشمے کو ڈھونڈتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گئی مگر پانی کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ کوہ صفا سے کچھ ہی دور مروہ کی پہاڑی تھی۔ ہاجرہؑ تیزی سے اس کی طرف لپکی۔ جستجو میں اس چوٹی کو بھی سر کر لیا۔ مگر پانی کا کوئی نشان تو یہاں بھی دکھائی نہ دیا۔ ماں کا دل اور دماغ بچے کی غم گین حالت کی طرف متوجہ تھا مگر آنکھیں اس آب حیات کو تلاش کر رہی تھیں جس سے نومولود اسمٰعیلؑ کی زندگی وابستہ تھی۔ ہاجرہؑ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتی رہیں، سرگردانی میں چکر لگاتی رہیں مگر پانی تو نہ ملنا تھا سو وہ بطن وادی میں کہیں نہ ملا۔ ہاجرہؑ اب صفا اور مروہ کے سات چکر لگا چکی تھیں مگر مراد کہیں بھی موجود نہ تھی۔ مایوسی اپنی انتہا کو پہنچی تو ہاجرہؑ نے مروہ کی چوٹی پر ایک آواز سنی۔ ہاجرہؑ نے آواز کی جانب منہ کر

Marfat.com

کے پکارا کہ وہ کون ہے؟ مگر اسے کوئی جواب سنائی نہ دیا۔ ماں کی ممتا نے اسے تائید غیبی سمجھتے ہوئے ایک دفعہ پھر توجہ کی تو اسے آواز سنائی دینے لگی۔ اس پر اس نے التجا کے لہجے میں درخواست کی کہ یہاں جو کوئی بھی سن رہا ہے، اگر اس کے پاس میرے لیے کچھ مدد ہے تو وہ میری ضرورت کو پورا کرے۔

ہاجرہؑ نے اچانک کیا دیکھا کہ ایک فرشتہ کھڑا ہے، اس نے زمین پر اپنی ایڑی سے ضرب لگائی تو پتھریلی زمین سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ فرشتہ غائب ہو گیا۔ ماں نے ایک طرف بچے کی طرف دھیان کیا اور پھر جلدی جلدی اس پانی کے گرد حوض سا بنا دیا تا کہ برتن کے لانے تک پانی کہیں بہہ نہ جائے۔ یوں اسمٰعیلؑ کی پیاس نے روئے زمین کے قیامت تک کے باسیوں کی پیاس کا آبِ زم زم سے سامان کر دیا۔

وہ جو چاہے تو اٹھے سینۂ صحرا سے حباب

ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ حجاز کے شمال کی جانب ملک شام سے بنو جرھم نامی ایک قافلہ گزرا۔ زم زم کے مقام پر پرندے بھی آنے لگے تھے۔ قافلے والوں نے پرندے کو دیکھا تو چشمے کا گمان کیا۔ قریب پہنچے تو پانی کے چشمے کے قریب ایک تنہا خاتون اور اس کے چھوٹے بچے کو مقیم پایا۔ اہل قافلہ نے ہاجرہؑ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ جس کا آپ نے جواب دیا۔ انھوں نے پانی کے استعمال اور یہاں پر قیام کی اجازت طلب کی۔ آپ نے پانی پر اپنی ملکیت برقرار رکھتے ہوئے انہیں اس کے استعمال اور قریب ہی رہائش اختیار کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں وادی ذی ذرع میں ایک معاشرت کا سماں پیدا ہو گیا۔ اہل قافلہ کی زبان عربی تھی۔ اسمٰعیل بچپن کے زینے طے کر رہے تھے اور بنو جرھم سے عربی زبان بھی سیکھ رہے تھے۔ اسمٰعیلؑ اب بھرپور جوان ہو گئے تو بنو جرھم نے اپنی ایک دوشیزہ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت ہاجرہ کی عمر اب نوے سال ہو چکی تھی کہ مالک کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ زم زم کیا پھوٹا کہ مکہ آباد ہو گیا۔ بنو جرھم کی دوشیزہ اسمٰعیل کے حبالۂ عقد میں کیا آئیں کہ ختمی مرتبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے سامان پیدا ہو گئے۔

اللھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد

زم زم کی تاریخ پر عربی زبان و ادب میں ایک وسیع لٹریچر ملتا ہے، جس کے مطالعے

Marfat.com

سے حیرت انگیز، دل چسپ اور ایمان افروز معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ عربی زبان میں اس موضوع پر سب سے زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ حرمین شریفین کے سفر ناموں اور تذکروں میں بھی زم زم سے متعلق بہت روایات ملتی ہیں۔ یہاں ہم راقم کے ذاتی کتب خانہ بیت الحکمت کے ذخیرۂ سیرت سے اس موضوع پر صرف عربی زبان کی بیس کتابوں کا ذکر کرتے ہیں وگرنہ اس مبارک موضوع کا تذکرہ بیسیوں دیگر کتابوں میں بھی موجود ہے:

- العقد الفرید . ابن عبدربه
- اتحاف الوریٰ. نجم الدین بن فهدالترشی
- اتحاف الوریٰ باخبار ام القریٰ . عمر فهدیه محمد
- اخبار مکه . فاکهی
- کتاب الاعلام باعلام بیت الله الحرام . محمد بن احمد بن محمد النهروانی
- اخبار مکه . استاد صالح محمد جمال
- معجزات الشفا بماء زم زم . ابن قیّم جوزی
- تاریخ تعمیر مسجد الحرام . استاد حسین باسلامه
- فضائل ماء زم زم . سائد بکدائش
- اخبار مکه و ماجاء فیها من الاثار .ابی الولید محمد بن عبدالله بن احمد الازرقی
- التاریخ القدیم . محمد طاهر الکردی
- تاریخ الکعبه . الدکتور علی حسن الخربوطی
- شفاء العزام باخبار البلاد الحرام . ابی الطیب تقی الدین محمد بن احمد ابن علی الفاسی
- الصید لیه المحمدیه . احمد رجب محمد
- صفته طعام شراب النبیؐ .محمود نصار
- الطب النبویؐ. ابن قیم
- الطب النبویؐ. احمد رفعت بدراوی
- عالج نفسک یطب رسول اللهؐ. ابی الفدا محمد عزت محمد عارف

Marfat.com

- غاية المرام باخبار سلطنة البلد الحرام. عزالدين عبدالعزيز بن عمر القرشي
- طعام طعم و شفاء سقم. يحيىٰ همزه كوشلث

آب زم زم کا مستقل وجود ایک معجزانہ عمل ہے جس کی تاریخ اور افادیت پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور مزید تحقیق کے امکانات موجود ہیں۔ زمین کے اس آب کوثر کے متعدد متنوع صفاتی نام ہیں جن کا تذکرہ قارئین کو اس کتاب کے مطالعے کے دوران ہوگا۔ روئے زمین پر کوئی دوسرا ایسا پانی نہیں کہ جسے اتنے ناموں کے ساتھ یاد کیا جاتا ہو۔ زم زم کا چشمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کاوش و کوشش سے ایک مستقل کنویں کی شکل اختیار کر گیا۔ قبائلی زندگی میں باہمی جنگ و جدل کا سامان پیدا ہوتا رہتا ہے۔ حجاز کی قبائلی زندگی میں بھی اس شکست و ریخت کی ایک تاریخ ہے۔ بنوخزاعہ نے بنو جرہم کو مکہ سے نکال دیا۔ مکہ سے باہر پانی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے میمون الحضری کا کنواں تھا۔ قصی بن کلاب نے ۴۴۰ء میں مکہ کی شہری ریاست کی تشکیل اور تنظیم کی۔ تمام قبائل کو مختلف ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔ بنو ہاشم کے پاس سقایہ کی ذمہ داری تھی۔ جناب عبدالمطلب بن ہاشم کے زمانے میں زم زم کا چشمہ کچھ مدت کے لیے نامعلوم صورت اختیار کر گیا۔ جناب مگر عبدالمطلب کو مسلسل خواب کے ذریعے اس کی رہنمائی کی گئی تو وہ اشارے کے مطابق گوبر اور خون کے درمیان چیونٹیوں کے بل کے نزدیک سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والے کوے کے ٹھونگے مارنے والی جگہ پر اپنے بیٹے حارث کے ساتھ پہنچے اور کدال سے کھدائی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ پختہ کنواں از سر نو دریافت ہو گیا جس پر جناب عبدالمطلب نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ ان سب واقعات کی تفصیل مصنف نے اپنی کتاب فراہم کی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ایمان افروز بھی ہے۔

زم زم کے کنویں اور پانی کے ساتھ زائرین حرم کی دلچسپی ایک معروف بات ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پانی کے ساتھ خصوصی رغبت تھی۔ مکہ سے ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام مدینہ کے دوران بھی زم زم کی فراہمی کا انتظام کیا۔ حج و عمرہ کی ادائیگی کے لیے آنے والے لاکھوں زائرین نہ صرف شکم سیر ہو کر اسے پیتے ہیں بلکہ اس کی ایک خاص مقدار کو اپنے ساتھ لیجانے کو بھی سعادت تصور کرتے ہیں۔ زم زم کی تاریخ اور اس کے انتظام کی تدابیر پر بھی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ موجودہ سعودی حکمرانوں کو اللہ تعالیٰ نے حرمین

Marfat.com

شریفین کی خدمت اور تزئین کی جو سعادت نصیب کی ہے، اس میں زم زم کے مستقل انتظام کے لیے کاوشیں قابل داد ہیں۔ گزشتہ پچیس سال میں زم زم کے کنویں کو بہتر بنانے، مطاف کو کشادہ کرنے اور اس مقدس پانی کی تاثیر اور ذائقے کو بہتر بنانے کے لیے بہت سی ٹیکنیکل اور سائنسی کوششیں ہوئی ہیں۔ انجینئر یحییٰ ہمزہ کوشک اور ان کے والد نے اس سلسلے میں سب سے نمایاں خدمات پیش کی ہیں۔ زم زم کی تبرید اور فرحت بخش ذائقے کے لیے بنفشی شعاعوں کے ذریعے اسے خوش ذائقہ بنانے کے لیے خصوصی پلانٹ نصب کیے گئے۔ نیز اس کی کثافتوں کے بارے میں مختلف نوعیت کے لیبارٹری ٹیسٹ کیے گئے۔ جن کی تجزیاتی رپورٹس پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ پانی ہر نوع کی کثافت سے پاک ہے۔ زمزم کے چشمے یا کنویں پر کام کرنے والے ماہرین نے اس کے سوتوں اور سوموں کا سراغ بھی لگایا ہے۔ ان کے مسلسل مشاہدات اور غوطہ خوروں کی تگ و دو نے بالآخر اس سدا بہار چشمے کی طرف آنے والے ستونوں کا سراغ لگا لیا۔

زم زم کا پانی تین اطراف سے بہتا ہوا ایک مرکز پر آ کر جمع ہو جاتا ہے۔ حجر اسود کے سامنے سے بہنے اور آنے والے چشمے سے سب سے زیادہ پانی نکلتا ہے۔ ۱۴۰۰ھ میں اس کے تمام پانی کو نکالنے کی کوششیں بھی ہوئیں۔ غوطہ خوروں کی تحقیق کے مطابق اس کا ابتدائی قطر تقریباً چار میٹر ہے۔ کنویں کی پتھریلی دیواریں منہ سے لے کر پانی تک چودہ میٹر اٹھارہ سنٹی میٹر کی گہرائی رکھتی ہیں۔ یہاں پر دو شگاف ہیں جو پہاڑوں کے اندر دور تک چلے گئے ہیں۔ یہ کرشماتی پانی اپنے ذائقے، تاثیر، افادیت اور روحانیت کے اعتبار سے صدیوں سے تشنہ کاموں کی پیاس بجھا رہا ہے اور بیماروں کے عوارض دور کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ اس پانی کو جس نیت سے پیا جائے، وہی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بیس روز تک مسلسل پانی کے علاوہ کچھ اور نہ کھانے پینے پر زبانِ رسالت مآب ﷺ سے یہ ارشاد ہوا کہ اس میں غذا، دوا اور شفا کے عناصر شامل ہیں۔

''آب زم زم، غذا، دوا اور شفا'' نامی اس کتاب میں مصر کے ڈاکٹر خالد جاد نے جہاں اس مقدس پانی کی چار ہزار سالہ تاریخ بیان کی ہے، وہاں اس پانی سے مختلف بیماریوں کے علاج پر طبی اور سائنسی نقطہ نظر سے مفید معلومات بھی فراہم کی ہیں۔ مختلف اطباء، حکماء اور

Marfat.com

ڈاکٹروں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آب زم زم سے بلڈ پریشر، السر، تیزابیت، ذیابیطس، بد ہضمی، گردوں کی پتھری، آشوب چشم حتی کہ کینسر یعنی سرطان جیسی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ آب زم زم کی روحانی تاثیر تو ایک مسلمہ امر ہے۔ اطباء کے نزدیک عام پانی سے بھی مختلف قسم کے علاج کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد جاد نے اس سلسلے میں جو مفید تراکیب لکھی ہیں، ان کا مطالعہ انسانی صحت کے لیے حد درجہ مفید ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس سلسلے میں بعض لوگوں کے مشاہدات کا تفصیلی ذکر کیا ہے جو ایسی خطرناک بیماریوں کا شکار ہوئے اور ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد آب زم زم کی معجزاتی تاثیر سے مکمل صحت یاب ہو گئے۔ راقم الحروف کو ان تمام تجربات کی صداقت پر کامل یقین ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر اپنا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بیان کرتا ہوں۔ مجھے اپنی جوانی کے دنوں میں فم معدہ پر شدید تیزابیت کی شکایت رہی ہے۔ بیس سال تک مختلف نوعیت کے معالجوں سے معدے کے اس السر کا کوئی کامیاب علاج نہ ہو سکا۔ ۱۹۹۰ء میں میرے اس السر سے خون رسنے لگا جس سے کمزوری اپنی آخری حدود کو چھونے لگی۔ اسی عالم میں مجھے اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ پہلی مرتبہ ۱۹۹۱ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں اخلاص نیت سے اس پانی کو جس قدر پی سکتا تھا، خوب پیا، مسنون دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور اپنے رب کریم سے شفایابی کے لیے لرزتے ہوئے ہونٹوں سے دعائیں مانگیں۔ للہ الحمد کہ اس روز سے آج تک پندرہ سال گزر چکے ہیں، پھر کبھی اس تکلیف کا اعادہ نہیں ہوا۔ اسی طرح سیکڑوں دوسرے حضرات کے تجربات و مشاہدات کو سننے کا بھی موقع ملا۔ میرے نزدیک اس پانی کی تاثیر تو مسلم ہے مگر اخلاص نیت، تعلق باللہ اور یقین کامل کے ساتھ اگر اسے پیا جائے تو تاثیر دو چند نہیں بلکہ ہزار چند ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا یقین نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

زم زم کے طبی اور روحانی فواید یہ کتاب ایک ماہر فن طبیب اور ڈاکٹر کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ اس مختصر مگر جامع کتاب کا اُردو خواں حضرات کے لیے ترجمہ ناگزیر تھا۔ فضیلۃ الشیخ ابو انیس محمد طیب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو عربی سے اُردو زبان میں منتقل کیا۔ اس کے بعض فنی مقامات کا ترجمہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ عربی کے پروفیسر حبیب الرحمٰن عاصم صاحب نے کیا۔ راقم نے اس پورے مسودے پر نظر ثانی کی اور اس کی فنی

Marfat.com

تدوین کے مراحل کو طے کیا۔ اور یوں یہ مفید اور ایمان افروز کتاب قارئین کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

''آبِ زم زم۔ غذا، دوا اور شفا'' مستند تاریخی معلومات سے لبریز ہے۔ مصنف نے اس کے مختلف حوالوں کی تخریج سے اس کی اسنادی حیثیت میں اضافہ کیا ہے۔ جہاں تک اس اہم اور فنی کتاب کے ترجمے کا تعلق ہے، اس کے ترجمانی و مطالب میں فنی پختگی اور علمی مہارت ہر دو کا اظہار ہوا ہے۔ ترجمے میں سلاست کے کے علاوہ شگفتگی کا عنصر بھی دکھائی دیتا ہے۔ عام طور پر فنی کتابوں کا ترجمہ ایک خشک اور اُکتا دینے والی کیفیت پیدا کرتا ہے مگر اس کتاب میں اس عیب کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ میں مترجم کو اس کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ یہ کتاب عزیز گرامی محمد رفیع الدین حجازی کے نظر انتخاب کا ثمر ہے، جن کا طباعتی ادارہ ''نشریات'' انتہائی مختصر عرصے میں معیاری کتب شائع کرنے کا اعتماد اور اعتبار حاصل کر چکا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ یہ کتاب عامۃ المسلمین میں قبولیت حاصل کرے گی اور اس کے مطالعے سے لوگوں میں راہِ حجاز کے مسافروں میں شمولیت کا جذبہ بیدار ہوگا۔ وہ زائرین حرم کی حیثیت سے آبِ زم زم کی غذائی، دوائی اور شفائی حیثیتوں سے استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تشنگانِ زم زم کے اس عزم کو شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین

۲۵ رجون ۲۰۰۶ء

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر جنرل، دعوۃ اکیڈمی
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

Marfat.com

مقدمہ

ہماری زندگی میں پانی کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اہمیت کے اعتبار سے یہ دوسرے درجہ پر ہے۔ کوئی بھی جاندار ہستی پانی سے مستغنی اور بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ یہ اس لیے ہے کہ نصِ قرآنی کی رُو سے پانی اصلِ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○ [الانبیاء:۳۰]

''اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ کیا وہ (ہماری خلاقی کو) نہیں مانتے؟''

جیسا کہ زمین کی پشت پر قوتِ نموّ وحیات کا مصدر ومنبع پانی ہے لہٰذا جہاں بھی پانی پایا جائے گا وہیں زندگی بھی موجود ہوگی۔ اور جہاں پانی نہ ہوگا تو وہاں پر خشکی، موت اور ویرانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط حَتّٰى إِذَآ اَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ ﴾

[الاعراف:۵۷]

''اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لیے ہوئے بھیجتا ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اُٹھا لیتی ہیں تو اُنہیں کسی مُردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اُسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے۔ دیکھو! اس طرح ہم مُردوں کو حالتِ موت سے نکالتے ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔''

Marfat.com

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ○ [الحج:۵]

''اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے، پھر جہاں ہم نے اُس پر مینہ برسایا کہ یکا یک وہ پھبک اُٹھی اور پھول گئی اور اُس نے ہر قسم کی خوش منظر نباتات اُگلنی شروع کر دی۔''

ایک اور مقام پر ارشاد تعالیٰ ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ○ [السجدۃ: ۲۷]

''کیا ان لوگوں نے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا کہ ہم ایک بے آب وگیاہ زمین کی طرف پانی بہالاتے ہیں اور پھر اسی زمین سے وہ فصل اُگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتا ہے اور یہ خود بھی کھاتے ہیں؟ تو کیا انہیں کچھ نہیں سُوجھتا؟''

ہمارے رب سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری میں پانی کو شفا کا ذریعہ اور سبب بنایا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ○ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ○

[صٓ: ۴۱،۴۲]

''اور ہمارے بندے ایوبؑ کا ذکر کرو۔ جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔ (ہم نے اُسے حکم دیا) اپنا پاؤں زمین پر مار، یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے کے لیے اور پینے کے لیے۔''

جب ہم سنت نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے اس کی حفاظت کی ترغیب دی اور پانی روک لینے سے منع فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پانی روک لینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے تاکہ کسی بھی جاندار چیز کو کوئی ضرر یا نقصان نہ پہنچے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے بچے ہوئے فاضل پانی کو بیچنے سے منع کیا ہے۔''

حضرت ایاس بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.)) ❷

''نبی اکرم ﷺ نے پانی بیچنے سے روکا ہے۔''

عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے وضو کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے ہر عضو کو تین تین دفعہ دھو کر وضو کر کے دکھایا پھر فرمایا:

((هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ.)) ❸

''یہ ہے وضو کا طریقہ۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھویا اُس نے بُرا کیا، وہ حد سے گزر گیا اور اس نے ظلم کیا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سعدؓ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح: رواه مسلم فی کتاب المساقاة(١٥٦٥)، والنسائی فی کتاب البیوع(٤٦٦٠)، وابن ماجه فی کتاب الاحکام(٢٤٧٧)، واحمد(١٤٢٣٤)۔

❷ صحیح: رواه ابوداود فی کتاب البیوع(٣٤٧٨)، والترمذی فی کتاب البیوع (١٢٧١)، والنسائی فی کتاب البیوع(٤٦٦١)، وابن ماجه فی کتاب الاحکام(٢٤٧٦)۔

❸ صحیح: رواه ابو داود فی کتاب الطهارة(١٣٥)، وابن ماجه فی کتاب الطهارة وسننها (٤٢٢)، والنسائی فی کتاب الطهارة(١٤٠)۔

Marfat.com

((مَاهٰذَا السَّرَفُ ؟ فَقَالَ : أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ.)) ❶

''یہ کیا اسراف کر رہے ہو؟ سعدؓ نے پوچھا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم چلتی ہوئی نہر پر بھی کیوں نہ بیٹھے ہوئے ہو۔''

یہ فرامینِ رسول کیا ہیں؟ یہ ہرانسان کے لیے پانی استعمال کرتے ہوئے اسراف نہ کرنے اور اس کی ہرحال میں حفاظت کرنے کی دعوتِ عام ہے۔ خاص طور پر موجودہ حالات میں جب کہ پانی کی کمی اور انسانی آبادی میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ یہ بات تو پانی اور عام انسانوں کے لیے اس کی ضرورت واہمیت کے پیشِ نظر ہے اور جب بات باتفاق علمائے کرام روئے زمین کے بہترین پانی زمزم کے بارے میں ہو تو بلاشک وشبہ اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کی افضلیت کئی گنا زیادہ ہوجاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ مَاءٍ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ ، فِيهِ طَعَامُ الطُّعْمِ وَشِفَاءُ السُّقْمِ.)) ❷

''روئے زمین پر موجود بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، اس میں پیٹ بھر کر کھانا ہے اور بیمار کی شفا ہے۔''

اے عزیز قاری! ہمیں خوشی ہے کہ ہم اس کتاب میں آپ کے سامنے بہت ہی گرانمایہ ایسی دوا پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ ہر بیماری کی شفا قرار دیا ہے بلکہ اُسے انسان کی ہر تمنا کے حصول کا ذریعہ بھی بتایا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما

❶ ضعيف: رواه ابن ماجه في كتاب الطهارة وسننها(٤٢٥) ، واحمد(٧٠٢٥)وضعفه الشيخ الالباني في مشكوٰة المصابيح(٤٢٧) ـ

❷ حسن : رواه الطبراني في الكبير ، وابن ماجه في صحيحه وحسنه الشيخ الالباني في صحيح الترغيب والترهيب(١١٦١) ـ

Marfat.com

رہے تھے:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.)) [1]

''زمزم کا پانی اسی مقصد وتمنا کے لیے ہے جس کے لیے پیا جائے۔''

اے عزیز قاری ! آیئے ہمارے ساتھ۔ہم امراض کے علاج اور ان سے باذن اللہ شفا پانے میں اس پانی کے عجیب وغریب اسرار سے پردہ اُٹھائیں۔

الدکتور خالد جاد

---

[1] صحیح : رواہ ابن ماجه فی کتاب المناسك (٣٠٦٢) ، واحمد.(١٤٤٣٥) -

Marfat.com

باب اوّل

چاہِ زمزم کا قصہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہؓ بہت حسین خاتون تھیں۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کی ذرہ برابر بھی نافرمانی نہ کرتیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت عزت بخشی۔ جب فرعون کے سامنے اُن کا حسن و جمال بیان کیا گیا تو اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا : کہ تمہارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ میری بہن ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ اگر انہوں نے کہہ دیا کہ وہ میری بیوی ہے تو وہ انہیں قتل کرا دے گا۔ چنانچہ اس نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اس عورت کو میرے پاس بھیجو، میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام سارہؓ کے پاس آئے اور اُسے فرعون کے پاس بھیج دیا۔ جب حضرت سارہؓ فرعون کے پاس بیٹھیں تو اُس نے انہیں پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا مگر اس کا ہاتھ سینے کے پاس ہی خشک ہو کر اکڑ گیا۔ جب فرعون نے یہ معاملہ دیکھا تو سارہؓ کی عظمت سمجھ گیا اور سارہؓ سے کہنے لگا : اللہ سے میری رہائی کی دعا کرو، بخدا! میں تمہیں کسی قلق اور پریشانی میں نہیں ڈالوں گا بلکہ تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کروں گا۔ حضرت سارہؓ نے دعا کی، اے اللہ! اگر یہ سچا ہے تو اس کا ہاتھ کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی رہائی کر دی اور اُس نے حضرت سارہؓ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس بھیج دیا۔ اور اپنی ایک قبطی لڑکی ہاجرہ اُسے خدمت کے لیے ہبہ کر دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین خلافِ واقعہ باتوں کے سوا کبھی کوئی خلافِ واقعہ بات نہیں کی۔ اِن میں دو باتیں تو اللہ

۱۲۷۴۷۷

Marfat.com

عزوجل کی ذات کے بارے میں ہیں۔ ایک آپؑ کا یہ قول کہ: ((اِنِّیْ سَقِیْمٌ)) ”میں بیمار ہوں۔“ [الصافات:۸۹] اور دوسرا آپؑ کا یہ کہنا کہ: ((بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا)) بلکہ یہ کام اِن کے اس بڑے نے کیا ہے۔ [الانبیاء:۶۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہؓ کسی جابر بادشاہ کے علاقہ میں آئے۔ اُسے بتایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے اور اُس کے ساتھ ایک حسین ترین عورت ہے۔ اُس نے آپؑ کو بُلا بھیجا اور اُس خاتون کے بارے میں پوچھا:

اُس نے کہا: وہ عورت کون ہے؟

آپ نے کہا: وہ میری بہن ہے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہؓ کے پاس آئے اور اُسے کہا: اے سارہؓ! اس سرزمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی بھی مومن نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا ہے تو میں نے اُسے بتایا ہے کہ یہ میری بہن ہے، اس لیے تم مجھے مت جھٹلانا۔

چنانچہ بادشاہ نے سارہؓ کو بُلا بھیجا۔ جب وہ اُس کے پاس گئیں تو اُس نے دست درازی کی کوشش کی مگر اس کے ساتھ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے مواخذہ میں آ گیا۔

وہ کہنے لگا: اللہ سے میری رہائی کے لیے دعا کرو۔ میں تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ حضرت سارہؓ نے اللہ سے دعا کی تو اُسے رہائی مل گئی۔

اُس نے دوبارہ پھر دست درازی کرنا چاہی تو پہلے سے بھی زیادہ سخت پکڑ میں آ گیا۔ پھر کہنے لگا: کہ اللہ سے میرے لیے دعا مانگو میں تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچاؤں گا۔

انہوں نے دعا کی تو اُسے پھر رہائی مل گئی۔

بادشاہ نے اپنے کسی حاجب کو طلب کیا اور کہنے لگا: تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی سرکش جنّی کو لائے ہو۔ اور پھر اُس نے ہاجرہ کو حضرت سارہؓ کی خدمت میں دے دیا۔ سارہؓ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے

Marfat.com

تھے۔انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا : کہ کیا خبر ہے؟

انہوں نے کہا : اللہ تعالیٰ نے کافر وفاجر کی چال ناکام بنادی۔ اور اُس نے ہاجرہ بطور خادمہ عطا کردی ہے۔

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے ابوہریرہؓ نے کہا: اے اہلِ عرب! یہ ہے تمہاری ماں۔ ❶

اسی لیے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مصر کے بارے میں فرمایا :

((اِذَا فَتَحْتُمْ مِصْرَ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرِحْماً.)) ❷

''جب تم لوگ مصر کو فتح کرو تو میں تمہیں وہاں رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ اُن کے لیے امان وپناہ ہے اور اُن کے ساتھ ہمارا رِحم (خون) کا رشتہ بھی ہے۔''

اور ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

((اِذَا فُتِحَتْ مِصْرُ فَاسْتَوْصُوْا بِالْقِبْطِ خَيْراً فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرِحْماً.)) ❸

''جب مصر فتح ہو تو میں تمہیں قبطی قوم کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اُن کے لیے امان وپناہ ہے اور اُن کے ساتھ ہمارا رِحم (خون) کا رشتہ ہے۔'' (۳)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے امام زہریؒ سے پوچھا: یہ کون سا رشتہ ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے ذکر کیا؟ انہوں نے کہا: ہاجرہؓ اُمّ اسماعیل اِن مصریوں میں سے تھیں۔ (ان کا اصل نام ہاجر ہے مگر عام طور پر ہاجرہؓ لکھا جاتا ہے۔)

اس طرح ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے ہاجرہؓ کے ساتھ بھلائی چاہی اور وہ مصر کے

---

❶ رواه البخاری فی کتاب احادیث الانبیاء(۸ : ۳۰۱) ، ومسلم فی کتاب الفضائل(۴۳۷۱) ۔
❷ صحیح : انظر سلسلة الاحادیث الصحیحة للشیخ الالبانی(۱۳۷۴) ۔
❸ صحیح : رواه الطبرانی والحاکم ، وصححه الالبانی فی صحیح الحاکم(۶۹۸) ۔

Marfat.com

ایک سرکش فرعون کی لڑکی سے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر کی خادمہ میں تبدیل ہوگئی۔

وہ ایک ایسے ماحول سے جو شرک، فجور اور فساد پر قائم تھا ایک ایسے ماحول میں آ گئی جس کا سہارا توحید، طہارت اور نیکی و بھلائی تھا۔

یہ کتنی عظیم نعمت ہے اور کتنا بڑا فضل ہے !!

جناب ہاجرہؓ پر اللہ کا فضل و کرم اس حد پر رُک نہیں گیا بلکہ حالات بہتر سے بہتر ہوتے چلے گئے۔

حضرت سارہؓ جناب ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی خواہش، فطری پکار کے جذبۂ پدریّت اور نسل سے محبت کے جذبات کو خوب سمجھتی تھیں مگر وہ اُن کی اِن خواہشات کو پورا کرنے سے قاصر تھیں۔ اسی وجہ سے جب کہ بادشاہ نے انہیں ہاجرہؓ جیسی خوبصورت لڑکی ہبہ کردی تھی، انہوں نے اُسے اپنے خاوند کو ہبہ کردیا اور کہا : شاید کہ آپ کو اِس میں سے اولاد میسّر ہو۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ہاجرہؓ نہایت خوبصورت لڑکی تھی۔ سارہؓ نے اُسے ابراہیم علیہ السلام کو ہبہ کرتے ہوئے کہا : میں اِسے ایک پاکیزہ و خوبصورت عورت دیکھتی ہوں، آپ اِسے قبول کرلیں، ہوسکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اِس میں سے اولاد عطا فرمادے۔

سارہؓ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی حتیٰ کہ بوڑھی ہوگئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے صالح اولاد کی دعا کی تھی۔ اس دعا کی قبولیت میں تاخیر ہوئی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بڑھاپے کو پہنچ گئے اور جناب سارہؓ بانجھ ہوگئیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہؓ سے شادی کی اور اُس نے اسماعیلؑ کو جنم دیا۔

اس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ہاجرہؓ کو اپنے خلیل اور ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی رفاقت کے لیے منتخب کرلیا۔ ابراہیم علیہ السلام کی تمنا پوری ہوئی اور اللہ نے انہیں ہاجرہؓ کے بطن سے اولاد عطا فرمائی۔ اس طرح اُن کا مرتبہ ومقام ابراہیم علیہ السلام کے ہاں اور بھی بڑھ گیا۔

Marfat.com

البتہ حضرت سارہؓ اپنے دل میں ہاجرہؓ کے خلاف اُٹھنے والی سوکناپے کی غیرت کو چھپا نہ سکیں۔ اس لیے انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ ہاجرہؓ اور اُن کے بیٹے کے لیے کہیں دُور رہائش گاہ بنائیں تاکہ وہ انہیں نظر نہ آئیں۔

ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم ہوا کہ وہ ہاجرہؓ اور اُن کے بیٹے اسماعیلؑ کو مکہ میں بیت الحرام کے پاس آباد کریں۔ چنانچہ وہ یہ حکم بجالائے۔

سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ عورتوں میں کمر پٹہ باندھنے کا رواج اُمّ اسماعیل سے چلا ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے کمر پٹہ اس لیے باندھا تھا تاکہ سارہؓ اُن کا سراغ نہ پاسکیں (اور وہ چھپ کر چلی جائیں)۔ پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنہیں اور اُن کے شیر خوار بچے اسماعیلؑ کو مکہ لے کر آئے اور بیت اللہ کے قریب مسجد کے اوپر کی طرف زمزم کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھایا۔ اُن دنوں مکہ میں کوئی شخص نہ رہتا تھا اور نہ ہی وہاں پانی کا وجود تھا۔ آپؑ نے اِن دونوں ماں بیٹا کو یہاں چھوڑا۔ انہیں ایک کھجوروں کا تھیلا اور ایک پانی سے بھرا ہوا مشکیزہ دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے واپس چل پڑے۔ [1]

یہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؓ کے لیے ایک عظیم ابتلاء اور بہت بڑی آزمائش تھی۔

سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: اُمّ اسماعیل ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے گئیں اور پوچھا: اے ابراہیم! آپ ہمیں اِس وادی میں چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں جس میں نہ کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی اور جاندار

---

[1] صحیح : رواہ البخاری فی کتاب احادیث الانبیاء(۳۱۱۳)، واحمد(۳۰۸۰)۔

فائدہ: امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بال بچوں کو کسی اُجاڑ و بے آباد سرزمین میں چھوڑ آئے، جیسا کہ غالی قسم کے صوفیا توکّل کی حقیقت کے بارے میں کہا کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کام اللہ کے حکم پر کیا تھا جیسا کہ حدیث میں حضرت ہاجرہ کے الفاظ ہیں ''کیا اللہ نے آپ کو اس کام کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم نے فرمایا تھا، ہاں۔

Marfat.com

مخلوق؟ اُس نے یہ بات بار بار دُہرائی مگر اُنہوں نے اُس کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔

تب ہاجرہؓ نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

وہ بولیں: تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

یہ کہہ کر وہ واپس پلٹ گئیں۔ ❶

حضرت ہاجرہؓ اپنے چھوٹے اور معصوم سے بچے کے ساتھ اُس وحشت ناک بیاباں میں مقیم ہوگئیں۔ ذرا ہم تصور تو کریں کہ اس خوفناک ماحول میں اُن کا کیا حال ہوگا؟ بلکہ سوچیں کہ کسی بہت ہی بہادر اور مضبوط دل انسان کا جسے صحرا میں درندوں اور موذی جانوروں کے درمیان چھوڑ دیا گیا ہو، کیا حال ہوگا؟ بلاشبہ وہ اپنی ہلاکت کا یقین کر لے گا اور ہر ہر لمحہ کے بعد وہ اپنی ہلاکت کا منتظر ہوگا اور خوف کے مارے اُس کی نیند اُڑ جائے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اس مقام پر صرف آسمانی اشارے پر ہی چھوڑا ورنہ اگر معاملہ صرف سارہؓ کی ہاجرہؓ سے سوکناپے کی غیرت کا ہوتا جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے تو اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ ابراہیم علیہ السلام اُسے کسی ایسی قریب کی بستی میں جس میں سارہؓ مقیم نہ ہوتیں لے جا کر آباد کر دیتے نہ کہ شام سے مکہ تک سیکڑوں میل کا مارا مار سفر کرتے۔

دن گزرتے گئے۔ ہاجرہؓ ایک مومنہ، صابرہ، اپنے رب کے حکم پر سرِ تسلیم خم کر دینے والی اور اُس کی نصرت وعنایت پر بھروسہ کرنے والی خاتون تھیں۔ وہ ہر روز چند کھجوریں کھاتیں اور اوپر سے تھوڑا سا پانی پی لیتیں۔ لیکن اتنی زیادہ احتیاط و کفایت شعاری کے باوجود بھی پانی چند دن تک کے لیے ہی کافی ہوسکتا تھا۔ بالآخر پانی اور کھجوریں ختم ہوگئیں۔ اب انہوں نے اس جُھلسا دینے والی صحرائی فضا میں سخت پیاس محسوس کی حتی کہ اُن کا حلق بھی خشک ہوگیا اور قریب تھا کہ اُن کا کلیجہ کٹ جائے۔ پھر یہ اسماعیلؑ ہے جس کی ماں کا دودھ

---

❶ صحیح : رواہ البخاری فی کتاب احادیث الانبیاء (۳۱۱۳) ، واحمد (۳۰۸۰) ۔

Marfat.com

خشک ہو چکا ہے، اُسے بھی اُسی تکلیف دہ صورت حال کا سامنا ہے جس کا اُس کی ماں کو ہے۔ تکلیف میں بلک بلک کر روتا ہے اور سخت بھوک پیاس کی وجہ سے دائیں بائیں کروٹیں بدلتا اور تڑپتا ہے!!

امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں: اُمّ اسماعیلؑ پانی پیتی اور اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی رہیں حتی کہ مشکیزہ خالی ہوگیا۔ ماں بیٹے کو پیاس نے آلیا۔ ماں اپنے بیٹے کو لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ جب اُسے مزید دیکھنے کی تاب نہ رہی تو وہاں سے چل پڑی اور قریب ترین پہاڑی صفا پر چڑھ گئی۔ وہاں کھڑے ہوکر وادی پر نگاہ ڈالی شاید کہ کوئی متنفس نظر آجائے مگر اُسے کوئی شخص نظر نہ آیا۔

وہ صفا سے اُتری حتی کہ وادی میں پہنچ گئی۔ اپنے دوپٹہ کا پلّو اُٹھایا اور ایک تھکے ہوئے بے بس انسان کی طرح دوڑتی ہوئی وادی سے گزر گئی اور مروہ پہاڑی پر جا پہنچی۔ وہاں کھڑے ہوکر چاروں طرف نگاہ دوڑائی کہ شاید کسی پر نظر پڑ جائے مگر کوئی انسان نظر نہ آیا۔

اسی طرح اُس نے صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہی وہ سعی ہے جس کے مطابق لوگ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہیں''۔

پھر جب وہ آخری بار مروہ پر پہنچی تو اُس نے ایک آواز سُنی۔ ہاجرہؓ نے خود کلامی کے انداز میں پوچھا: کون ہے؟ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ دوبارہ اُس نے کان لگا کر سُنا تو اُسے پھر آواز سنائی دی۔ وہ پھر بولی: تم جو کوئی بھی ہو اگر سُن رہے ہو اور تمہارے پاس مدد ہے تو میری مدد کرو!

ہاجرہؓ اچانک کیا دیکھتی ہیں کہ زمزم کے مقام پر فرشتہ کھڑا ہے۔ اس نے زمین پر اپنی ایڑی یا اپنا پر مارا کہ پانی نمودار ہوگیا۔ ہاجرہؓ نے اپنے ہاتھوں سے اُسے حوض کی شکل بنا دیا اور چلوؤں کے ساتھ مشکیزہ میں پانی بھرنے لگی۔ چلو بھرنے کے بعد پانی اُبل پڑا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اُمّ اسماعیلؑ پر رحم

Marfat.com

فرمائے اگر وہ زمزم کو کھلا چھوڑ دیتی یا آپ نے فرمایا اگر وہ پانی سے چلو نہ بھرتی تو زمزم ایک بہتے ہوئے چشمے کی شکل اختیار کر لیتا۔

حضرت ہاجرہؑ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔

فرشتے نے اُن سے کہا: (یہاں) ضائع ہونے سے نہ ڈرنا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسے یہ بچہ اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ یہاں رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ❶

---

❶ صحیح : رواہ البخاری فی کتاب احادیث الانبیاء (۳۱۱۳)، واحمد (۳۰۸۰)۔

Marfat.com

زم زم کے کنویں کی دوبارہ کھدائی

نبی اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے زمانہ میں

الفاکہیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس واقعہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ عبدالمطلب مقام حجر میں سوئے ہوئے تھے اور انہیں خواب آیا۔ جیسا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب مصری نے (مرثد) بن عبداللہ یزنی سے، اس نے عبداللہ بن یزریر غافقی سے بیان کیا، اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو زمزم کی حدیث، جب کہ عبدالمطلب کو اسے کھودنے کا اشارہ ملا، بیان کرتے ہوئے سُنا۔ وہ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب نے کہا: میں مقام حجر میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں ایک آنے والا آیا۔

اس نے کہا: طیبہ کی کھدائی کرو۔

میں نے پوچھا: طیبہ کیا ہے؟

مگر وہ جواب دیے بغیر چلا گیا۔

اگلے دن میں پھر اُسی جگہ پر جا کر سو گیا۔ تو وہی شخص پھر خواب میں آیا اور کہنے لگا: برّہ کی کھدائی کرو۔

میں نے پوچھا: برّہ کیا ہے؟

مگر وہ پھر جواب دیے بغیر چلا گیا۔

جب تیسرا دن ہوا اور میں اپنی سونے کی جگہ پر جا کر سو گیا تو وہی شخص پھر خواب میں آیا اور مجھ سے کہا: زمزم کی کھدائی کرو۔ عبدالمطلب کہتے ہیں،

میں نے پوچھا: زمزم کیا ہے؟

اس نے کہا: وہ نہ ختم ہوگا، نہ بدمزہ ہوگا اور حاجیوں کی بڑی تعداد کو سیراب کرے گا۔

Marfat.com

وہ گوبر اور خون کے درمیان چیونٹیوں کے بِل کے نزدیک سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والے کوّے کے ٹھونگے مارنے کی جگہ پر ہے۔☆

جب عبدالمطلب پر زمزم کا معاملہ واضح ہو گیا اور اُس کی متعیّن جگہ سمجھ گئے اور اُس کے سچ ہونے کا یقین ہو گیا تو اگلے دن اپنے اکلوتے بیٹے حارث کے ساتھ اپنا کُدال لے کر وہاں پہنچ گئے۔ کھدائی کرتے ہوئے جب پختہ کنواں ظاہر ہو گیا تو اُس نے بلند آواز سے ''اللہ اکبر'' کہا۔ قریش سمجھ گئے کہ اُسے اپنا مقصود مل گیا ہے۔ وہ اُٹھے اور اُس کے پاس آ کر کہنے لگے:

اے عبدالمطلب! یہ ہمارے باپ اسماعیلؑ کی طرف سے ہم سب کی میراث ہے۔ یقیناً اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ لہٰذا اپنے ساتھ ہمیں بھی اس میں شریک کرو۔ عبدالمطلب نے کہا: میں ایسا ہرگز نہیں کرنے کا۔ بلاشبہ یہ ایسا معاملہ ہے جو میرے ساتھ مخصوص ہے اور تمہارے درمیان میں سے صرف مجھے عطا ہوا ہے۔ وہ بولے: ہم سے انصاف کرو۔ ہم تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اس معاملہ میں ہم سے کوئی فیصلہ نہ کر لو۔ عبدالمطلب نے کہا: کیا تمہیں منظور ہے کہ تم اپنی پسند کا ایک نمائندہ مقرر کر لو اور پھر ہم اپنا یہ جھگڑا فیصلہ کے لیے سعد بن ھُذیم کی کاہنہ کے پاس لے کر جائیں؟ سب بولے: ہاں، ہمیں منظور ہے۔ یہ کاہنہ شام کے بالائی علاقہ میں رہتی تھی۔

عبدالمطلب بنو عبدِ مناف میں سے اپنے باپ کے خاندان کے کچھ لوگوں کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے اور باقی ہر قبیلہ کا ایک ایک گروہ بھی۔ کہتے ہیں اُن دنوں اس سرزمین پر بے آب و گیاہ صحرا ہی صحرا تھے۔ یہ سب لوگ سفر پر نکل کھڑے ہوئے۔ جب یہ قافلہ حجاز و شام کے درمیان کسی صحرا میں پہنچا تو عبدالمطلب اور اُن کے ساتھیوں کا پانی ختم ہو گیا۔ انہیں سخت پیاس نے آ لیا حتی کہ انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ انہوں نے ساتھ والے دوسرے قریشی

☆...... یہ جگہ اساف و نائلہ دو بتوں کے درمیان تھی۔ یہاں مشرکین اپنے جانور وغیرہ قربان کیا کرتے تھے۔ غالباً اسی وجہ سے وہاں گوبر اور خون کے نشان ہوں گے۔ چیونٹیاں بھی ایسی جگہ پر عام طور پر بل بنا لیتی ہیں۔ کوّا بھی ایسی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ خون وغیرہ کی وجہ سے کوّے کی چونچ اور پیر بھی سرخ تھے۔

Marfat.com

لوگوں سے پانی مانگا مگر انہوں نے یہ کہہ کر پانی دینے سے صاف انکار کر دیا کہ ہم لوگ صحراؤں میں عازمِ سفر ہیں، ہمیں بھی اُسی مصیبت کا ڈر ہے جس نے تمہیں آلیا ہے اس لیے پانی نہیں مل سکتا۔

جب عبد المطلب نے ان لوگوں کا یہ رویہ دیکھا تو انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: موجودہ حالات میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہماری رائے آپ کے ساتھ ہے، لہٰذا آپ جو چاہیں ہمیں حکم کریں۔ عبدالمطلب نے کہا: میرا مشورہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارے اندر کچھ طاقت ہے اس لیے ہر آدمی اُٹھے اور اپنے لیے ایک ایک گڑھا کھود لے تاکہ جب بھی ہمارا کوئی آدمی مرے تو اُس کے ساتھی اُسے اُس کے گڑھے میں دھکیل کر اوپر سے مٹی ڈال دیں حتیٰ کہ ہمارا صرف آخری آدمی رہ جائے، تو اِس ایک آدمی کی لاش کا ضیاع پورے قافلے کے ضائع ہونے کے مقابلے میں کہیں آسان اور گوارا ہے۔ سب نے کہا: ہاں، جو آپ نے حکم دیا ہے اُس کی تعمیل ہوگی۔ چنانچہ وہ سب لوگ کھڑے ہوگئے اور ہر ایک آدمی نے اپنے لیے ایک ایک گڑھا کھود لیا۔ پھر سب کے سب پیاسے بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگے۔

اسی دوران میں عبدالمطلب کو ایک اور بات سوجھ گئی۔ وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے: بخدا! اگر ہم نے اس طرح اپنے آپ کو خود ہی موت کے آگے ڈال دیا تو پھر لوگ ڈر کے مارے اس ملک میں سفر نہیں کر سکیں گے، اس طرح ہم لوگ کم ہمتی کا نمونہ بن کر رہ جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی علاقے میں ہمیں پانی عطا کردے، اس لیے اُٹھو اور کوچ کی تیاری کرو۔ وہ لوگ کوچ کی تیاری کرنے لگے۔

اُن کے ساتھی قریشی لوگ انہیں یہ سب کچھ کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ عبدالمطلب اپنی سواری کی طرف بڑھے اور اُس پر سوار ہوگئے۔ جب اُن کا اونٹ کھڑا ہوا تو اُس کے پاؤں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ یہ دیکھتے ہی عبدالمطلب نے زور سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ مارا اور اُن کے ساتھیوں نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا۔

Marfat.com

عبدالمطلب نیچے اُترے۔ انہوں نے خود پانی پیا اور اُن کے ساتھیوں نے بھی اپنی پیاس بجھائی اور انہوں نے اپنے مشکیزے بھی بھر لیے۔ پھر عبدالمطلب نے قریش کے تمام لوگوں کو بلایا اور کہا: آؤ پانی کی طرف ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پلایا ہے، تم بھی پیو اور مشکیزوں میں بھر لو۔ وہ سب لوگ آئے اور سب نے پانی پیا، پھر بیک آواز بولے: اے عبدالمطلب ! اللہ کی قسم ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے خلاف تمہارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ خدا کی قسم ! ہم زمزم کے معاملے میں کبھی بھی تجھ سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ یقیناً جس ہستی نے تجھے اس بے آب و گیاہ بیابان میں پانی پلایا ہے اُسی نے تجھے زمزم کا پانی بھی عطا کیا ہے۔ اپنے پانی کی طرف پلٹو! بلاشبہ وہ تمہارے لیے ہی ظاہر ہوا ہے۔

چنانچہ سب لوگ وہیں سے واپس لوٹ آئے اور کاہنہ کے پاس جانے کی نوبت نہ آئی۔ وہ لوگ زمزم کے معاملہ میں عبدالمطلب کے حق میں دستبردار ہو گئے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبدالمطلب کو زمزم کا کنواں کھودنے کا اشارہ ہوا تو اُنہیں کہا گیا کہ: سیراب کرنے والے اور شفاف پانی کی دعا کرو ! جب عبدالمطلب کو یہ بات کہی گئی تو وہ قریش کے پاس گئے اور اُن سے کہا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے زمزم کھودنے کا حکم ملا ہے؟'' وہ بولے: کیا آپ کو بتایا گیا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ وہ بولے: اپنی اُسی خواب گاہ میں جاؤ جس میں تم نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اگر یہ اللہ کی طرف سے برحق ہے تو تمہیں اس کی جگہ بتا دی جائے گی اور اگر یہ شیطان کی طرف سے ہے تو وہ تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

چنانچہ عبدالمطلب اپنی اسی خواب گاہ میں گئے اور سو گئے، انہوں نے خواب دیکھا۔ اُن سے کہا گیا: زمزم کی کھدائی کرو! اس کا کھودنا باعثِ عزت ہے اور یہ تمہارے عظیم باپ کی میراث ہے۔ جب خواب میں یہ بات کہی گئی تو انہوں نے پوچھا: وہ زمزم کہاں ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ چیونٹیوں کے بل کے پاس جہاں کل کوّا ٹھونگیں مارے گا۔ اگلے دن عبدالمطلب صبح وہاں گئے اور اُن کے ساتھ اُن کا بیٹا حارث بھی تھا۔ ان دنوں اس کے علاوہ

Marfat.com

اُن کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے وہاں دو بتوں اساف و نائلہ کے درمیان چیونٹیوں کی بل کے پاس کوے کو ٹھونگیں مارتے ہوئے پایا۔ عبدالمطلب کدال لے آئے تاکہ جس جگہ کا اشارہ ہوا ہے وہاں کھدائی کریں۔

جب قریش نے اُن کی یہ بھاگ دوڑ دیکھی تو وہ اُن کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: واللہ! ہم تمہیں اپنے اِن بتوں کے درمیان کھدائی نہیں کرنے دیں گے کیونکہ یہاں ہم اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث سے کہا: تم چھوڑ دو! پیچھے ہٹ جاؤ، مجھے کھدائی کرنے دو، اللہ کی قسم! مجھے جس کام کا حکم ملا ہے، ہر حال کر کے رہوں گا۔ جب قریش نے دیکھا کہ عبدالمطلب باز آنے والے نہیں تو وہ درمیان سے ہٹ گئے۔

ابھی انہوں نے تھوڑی سی کھدائی کی تھی کہ کنویں کی منڈیر نمودار ہو گئی۔ عبدالمطلب نے خوشی سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا۔ انہیں یقین ہو گیا کہ اُن کو سچا خواب دکھایا گیا تھا۔ جب کھدائی گہری ہو گئی تو انہیں سونے کے دو ہرن ملے۔ یہ وہی ہرن تھے جنہیں بنو جرہم نے مکہ سے نکلتے ہوئے یہاں دفن کر دیا تھا۔ مزید اُس میں سے قلعی تلواریں، زرہیں اور کافی اسلحہ بھی ملا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر قریش عبدالمطلب سے کہنے لگے: ان چیزوں میں تمہارے ساتھ ہمارا بھی حق اور حصہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، البتہ تم لوگ ایک منصفانہ بات کی طرف آؤ۔ ہم اِن پر تیروں سے قسمت آزمائی کرتے ہیں۔ وہ بولے: ہم یہ کام کیسے کریں گے؟ انہوں نے کہا: میں دو تیر کعبہ کے لیے مقرر کرتا ہوں، دو تیر میرے اپنے لیے اور دو تیر تم سب کے لیے۔ وہ بولے: آپ نے انصاف کی بات کی۔ عبدالمطلب نے دو زرد رنگ کے تیر کعبہ کے لیے، دو کالے رنگ کے تیر اپنے لیے اور دو سفید رنگ کے تیر قریش کے لیے مقرر کر دیے اور کہا: یہ تیر ایک شخص کے حوالے کر دو جو اُنہیں ھبل بت کے پاس لے جا کر اچھی طرح گھمائے پھرائے اور پھر اُن سے فال نکالے۔ اور خود عبدالمطلب نے کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھے:

Marfat.com

لَاهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْمَحْمُوْدُ رَبِّیْ وَاَنْتَ الْمُبْدِیءُ الْمُعِیْدُ
مِنْ عِنْدِكَ الطَّارِفُ وَالتَّلِیْدُ فَاَخْرِجْ لَنَا الْغَدَاةَ مَا تُرِیْدُ

''اے میرے رب! تو ہی بادشاہ اور قابلِ تعریف ہستی ہے اور یہ بت کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ تو ہی ابتدا کرنے والا اور دوبارہ لوٹانے والا ہے۔ نیا مال یا پرانا مال سب تیری ہی طرف سے ہے۔ کل کو ہمارے لیے جو تو چاہے نکال دے۔''

تیر گھما کر فال نکالی گئی۔ دونوں زرد تیر کعبہ کے لیے دو ہرنوں پر نکلے، دونوں کالے تیر عبدالمطلب کے لیے تلواروں اور زرہوں پر نکلے اور قریش کے دونوں تیر خالی رہ گئے۔ عبد المطلب نے تلواریں کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیں۔ سونے کا ایک ہرن دروازے پر لگا دیا۔ یہ کعبہ کا پہلا سنہری زیور ہے۔ دوسرے ہرن کو کعبہ کے اندر اُس کنویں میں رکھ دیا جس میں کعبہ کے تمام ھدیے رکھے جاتے تھے۔ قریش کا بت ھبل بھی کعبہ کے اندر اسی کنویں پر نصب تھا۔ یہ دونوں ہرن ہمیشہ کعبہ میں رہے حتی کہ انہیں اُس گروہ نے قبضہ میں کر لیا جن کا معاملہ جو ہے سو ہے۔ اس طرح زمزم کا کنواں معرضِ وجود میں آ گیا۔

Marfat.com

زمزم کے نام

زَمْزَمْ زا کی زبر اور میم کی جزم کے ساتھ مکرر تلفظ۔ کہا گیا ہے کہ اس کے پانی کی کثرت کی وجہ سے اس کا نام زمزم رکھا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ جب زمزم کا پانی پھوٹا تھا تو حضرت ہاجرہؓ نے اِسے دعا دیتے ہوئے ''زم زم'' کہا تھا۔ یعنی بصیغہ امر۔ معنی ہے کہ تیری مقدار میں بڑھوتری اور اضافہ ہو۔ اسی طرح یہ قول بھی ہے کہ پہلے زمانے میں جب کوئی گھوڑا زمزم کے پاس آتا تو وہ (پانی کو دیکھ کر) اپنے ہونٹوں کو ہلاتا گویا کہ بڑبڑا رہا ہے اس لیے اسے زمزم کا نام دیا گیا۔ زَمّ کے معنی سرا ونچا کرنے کے ہیں اس لیے الحفنیؒ کہتے ہیں: چونکہ اس کے کنارے اونچے کیے گئے تھے یعنی اس کے گرداگرد مٹی کی دیوار بنائی گئی تھی، اس لیے اسے زمزم کہتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کا پانی بہہ کر پوری وادی کو بھر دیتا۔

زمزم کے متعدد نام ہیں اور ناموں کی کثرت ہی اس کے علوّشان کی دلیل ہے۔

الفاکہیؒ کہتے ہیں کہ مکی سرداروں کی روایت کے مطابق اس کے بہت سے نام ہیں۔ ان میں سے ایک زمزم ہے۔ اس نام کا سبب پانی کی آواز ہے یا پانی کی کثرت۔ محاورہ ہے: ''مَاءٌ زَمْزَمٌ'' یعنی کثیر پانی یا یہ نام حضرت جبریل علیہ السلام کے زمزمہ اور کلام کی وجہ سے ہے۔

ظَبْیَۃٌ: ظا کی زبر اور با کی جزم کے ساتھ (ہرن کے بال دار چمڑے کا چھوٹا تھیلا) یہ ضَبْیَاتٌ کے واحد ضَبْیَۃٌ کی طرح ہے (تمبا کو رکھنے کا چھوٹا بٹوہ)۔ ابن اثیر نے النہایہ میں اس نام کی یہ توجیہہ کی ہے کہ یہ اس تھیلے کی طرح ہے جو اپنے اندر موجود سب چیزوں کو جمع رکھتا ہے۔ گویا اس میں پانی کی جملہ خوبیاں جمع ہیں۔ اس لیے اسے ظبیہ کہتے ہیں۔

طَیِّبَۃٌ: امام سہیلیؒ نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ زمزم اولادِ ابراہیمؑ

Marfat.com

واسماعیلؑ میں سے طیبین اور طیبات کے لیے باعثِ برکت ہے، اس لیے اسے طیبہ کا نام دیا گیا۔

بَرَّۃٌ وَعِصْمَۃٌ: چونکہ یہ ابرار کے لیے ہے، گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور اس کی برکات فجار کی پہنچ سے باہر ہیں، اس لیے یہ نام دیا گیا۔

مَضْنُوْنَۃٌ: وہ چیز جو بخل کی بنا پر نہ دی جائے، وہب بن منبہ کے بقول چونکہ غیر مومنین کے لیے اس کے عطا کرنے میں گویا بخل کیا گیا ہے، اس لیے اسے مضنونہ کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منافق آدمی کو اس سے سیرابی عطا نہیں ہوتی۔

شِبْعَۃٌ لِّلْعِیَالِ: (بال بچوں کے لیے ایک وقت کا پیٹ بھر کر کھانا) چونکہ زمانہ جاہلیت میں اہل وعیال والے صبح ہوتے ہی اپنے اہل وعیال سمیت یہاں پہنچ جاتے، اپنے اونٹوں کو اس کنویں کے پاس بٹھاتے، اس کا پانی پیتے جو اُن کے لیے صبح کا کھانا (ناشتہ) ثابت ہوتا۔

عَوْنَۃٌ: یہ نام اس لیے رکھا گیا کیونکہ اہل عرب اس پانی کو اپنے اہل وعیال کے لیے مددگار پاتے۔

سُقْیَا اللّٰہِ اِسْمَاعِیْلَ: (اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسماعیل کے لیے پانی کا انتظام) چونکہ مکہ میں پانی نہیں تھا کہ وہ کھانے کی رغبت پیدا کرے تو اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو اس کا پانی مہیا فرمایا۔

بَرَکَۃٌ: با اور را دونوں پر زبر۔ یعنی وہ پانی جو باعث برکت ہے۔

سَیِّدَۃٌ: (سردار) چونکہ یہ سب پانیوں کا سردار ہے اس لیے یہ نام رکھا گیا۔

نَافِعَۃٌ: چونکہ یہ اہل ایمان کو بشارت کا فائدہ دیتا ہے، اس لیے یہ نام مشہور ہوا۔

مُعْذِبَۃٌ: (اسم فاعل کا صیغہ) یہ ''عذوبۃ'' سے مشتق ہے۔ چونکہ جب مومن اس سے سیر ہوتا ہے تو وہ اسے دودھ کی طرح میٹھا وخوشگوار محسوس کرتا ہے۔

طَاہِرَۃٌ: چونکہ یہ غیر مومن کے پیٹ میں نہیں جاتا اور کفار کی پہنچ سے باہر ہے یا اس

Marfat.com

لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے طاہر قرار دیا ہے۔

حَرَمِيَّةٌ : یہ نام اس لیے ہے کہ اس کا وجود حرمِ پاک میں ہے۔

مُرْوِيَةٌ : (سیراب کرنے والا۔ پیاس بجھانے والا) یہ نام اس لیے ہے کیونکہ یہ بدن کے تمام اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس طرح بدن طعام سے غذا حاصل کرتا ہے اسی طرح اس پانی سے بھی غذا حاصل کرتا ہے۔

سَالِمَةٌ : چونکہ یہ کسی قسم کی ملاوٹ کو قبول نہیں کرتا اس لیے سالمہ نام رکھا گیا۔

مَيْمُونَةٌ : یہ لفظ ''میمنہ'' سے بنا ہے۔ یعنی یہ بابرکت پانی ہے اور کھانے کی رغبت دلاتا ہے۔

مبارکۃ : یہ اتنا بابرکت ہے کہ اگر جن وانس تمام اس پر اکٹھے ہو جائیں تو پھر بھی ختم نہ ہوگا۔

كَافِيَةٌ : کفایت کرنے والا۔ اگر کھانا نہ مل سکے تو اس کی جگہ یہ کفایت کر جاتا ہے جیسے حضرت ابوذرؓ کا واقعہ۔

عَافِيَةٌ : عافیت میں سے ہے یعنی جو اسے پیے گا وہ دبلا وکمزور نہیں ہوگا۔

طَعَامُ طُعْمٍ : (ایک شخص کو کھانے کی جگہ سیر کرنے والا) جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ مبارک ہے اور ''طعامُ طُعم'' ہے۔ [1]

مُؤْنِسَةٌ : چونکہ اہل حرم اس سے اُنس ومحبت رکھتے ہیں۔

شِفَاءُ سُقْمٍ : (بیمار کی شفاء) چونکہ جب کوئی آدمی مکہ مکرمہ میں کسی بھی قسم کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اگر وہ نیت صالحہ کے ساتھ زمزم پیے گا تو یہ اُس کی دوا ہے۔

الفاکہیؒ مزید فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد بن ابراہیم نے مجھے ایک کتاب دی جس کے بارے میں اُن کا کہنا تھا کہ یہ اہل مکہ کے صاحب علم لوگوں کی طرف سے ہے۔ میں نے اس

[1] رواہ مسلم و ابوداؤد

Marfat.com

کتاب سے زمزم کے پانی کے یہ نام لکھے ہیں :

زمزم،هزمة جبريلؑ، بركة،سيدة نافعة،مضنونة،عونة،بشرٰی، صافية، برة،عصمة،سالمة،مِقْدَاة(خوشبو دار)،حرمية، مُروية، مؤنسة،طعامُ طُعمٍ اور شفاءُ سقمٍ.

زم زم کے ان بامعنی ناموں کے علاوہ ذیل کے نام بھی بعض تذکروں میں ملتے ہیں:

لا شرق ، لا تذم ، مغراة ، تكتم ، شراب الاهراز، قريته النحل ، نقرة الاخراب، هنا مة اسماعيل، حفيرة العباس.

Marfat.com

زمزم کا پانی پینا کیسا ہے؟

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''زمزم کا پانی ہر اس مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے نیت کر کے پیا جائے۔ اگر تم اسے کسی بیماری سے شفا حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا بخشے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا، اگر تم اسے پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا اور اگر تم اسے پیٹ بھر کر کھانے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شکم سیر کر دے گا''۔

زمزم کا پانی پیتے ہوئے کیا کہا جائے؟

زمزم کا پانی پینے والے کے لیے یہ کہنا مستحب ہے کہ: اے اللہ! مجھے تیرے نبی ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے کہ ''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ'' (زمزم کا پانی اُسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے) اے اللہ! میں اسے فلاں فلاں مقصد کے لیے پی رہا ہوں''۔ اس طرح زمزم پینے والا اپنی دین و دنیا کی حاجات کا نام لے اور کہے کہ اے اللہ! تو میری اِن مرادوں کو پورا فرما، پھر بسم اللہ شریف پڑھے اور پانی پینا شروع کرے اور تین سانس لے۔ بعض لوگ یوں بھی کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ''قیامت کے دن کی پیاس بجھانے کے لیے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو کہا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ))

''اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔''

آپؓ زمزم پینے والے سے یہ کلمات کہنے کا مطالبہ کیا کرتے تھے کیونکہ جو شخص یہ کلمات

Marfat.com

نیت صالحہ سے کہے گا اُسے اپنی طلب کردہ دعا ضرور ملے گی۔

زمزم کا پانی پیتے ہوئے کیا کیا جائے؟

زمزم کا پانی پینے والا بسم اللہ شریف پڑھے اور پانی پیے۔ پینے کے دوران تین سانس لے۔ اور سنت طریقہ یہ بھی ہے کہ زمزم کا پانی اپنے سر، چہرے اور سینے پر چھڑکے۔ یہ بھی سنت ہے کہ سفر میں زادِ راہ کے طور پر زمزم کا پانی ساتھ لے۔ اور جیسے بھی جتنا بھی ممکن ہو یہ پانی اپنے ساتھ رکھے۔

زمزم کا پانی اور حوض کوثر کا پانی

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہے کہ زمزم بھوکے کے لیے کھانا ہے اور مریض کے لیے بیماریوں سے شفا ہے۔ اس کا پانی حوض کوثر کے پانی سے بھی افضل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا پاکیزہ قلب اِسی پانی سے دھویا گیا تھا۔

سب سے زیادہ افضل پانی

کہا گیا ہے کہ زمزم (روئے زمین کے) سب پانیوں سے افضل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کوثر کا پانی سب سے افضل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ زمزم کا پانی دنیا کے پانیوں میں افضل ہے اور کوثر کا پانی آخرت کے پانیوں میں سب سے افضل ہے۔

بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ مطلق طور پر افضل ترین پانی وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے بطورِ معجزہ کے پھوٹ پڑا تھا۔ پھر زمزم کا پانی، پھر کوثر کا پانی، پھر مصر کے دریائے نیل کا پانی، پھر باقی تمام دریاؤں کا پانی۔ علامہ تاج سبکیؒ نے اس بات کو منظوم پیش کیا ہے ؎

وَاَفْضَلُ الْمِيَاهِ مَاءٌ قَدْ نَبَعَ   مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ الْمُتَّبَعِ

يَلِيْهِ مَاءُ زَمْزَمَ فَالْكَوْثَرُ   فَنِيْلُ مِصْرَ ثُمَّ بَاقِي الْاَنْهُرِ

ترجمہ: ”افضل ترین پانی وہ ہے جو صاحبِ اتباع نبی کی انگلیوں کے درمیان

Marfat.com

سے چشمہ کی طرح پھوٹ پڑا۔اس کے بعد زمزم کا پانی پھر کوثر کا پانی پھر مصر کے دریائے نیل کا پانی پھر باقی تمام دریاؤں کا پانی۔''

صحیحین میں نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْحُمّٰی اَوْ شِدَّةُ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ.))

''بلاشبہ بخار یا بخار کی شدت جہنم کی گرمی میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔''

مذکورہ بالا حدیث سے بہت سے نادان اطباء اشکال میں پڑ گئے ہیں۔وہ اسے بخار کی دوا اور علاج کے منافی سمجھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے اس اشکال کو دور کر رہے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب دو قسم کا ہے۔ایک عام اہل زمین کے لیے اور دوسرا کسی خاص علاقہ کے لوگوں کے لیے۔پہلی قسم کا خطاب عام انسانوں کے لیے ہے، اس میں علاقہ یا زمانہ کی کوئی قید نہیں ۔ دوسری قسم کے خطاب کی مثال آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((لَاتَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ وَلَابَوْلٍ وَلَاتَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا.))

''پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پشت کرو بلکہ مشرق کو منہ کرلو یا مغرب کی طرف۔''

یہ خطاب نہ اہل مشرق کے لیے ہے نہ اہل مغرب کے لیے اور نہ اہل عراق کے لیے بلکہ یہ خطاب صرف اہل مدینہ کے لیے ہے یا اُن لوگوں کے لیے جو اس سمت میں آباد ہیں جیسے شام وغیرہ۔ اسی طرح آپ کا یہ فرمان ہے:

((مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.))

''یعنی مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

جب یہ بات واضح ہوگئی تو معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث میں خطاب خاص حجاز اور اس

Marfat.com

کے متعلق علاقہ کے لوگوں سے ہے کیونکہ اکثر بخارات جس سے اُن لوگوں کو سابقہ پڑتا تھا وہ یومیہ عارضی حادثاتی سورج کی شدید حرارت کی وجہ سے ہوتے تھے۔ ان تمام بخاروں میں ٹھنڈا پانی پینا اور ٹھنڈے پانی سے نہانا مفید ہے۔ بخار ایک ایسی اجنبی حرارت ہے جو دل میں اشتعال پیدا کرتی ہے۔ اور پھر یہ حرارت روح اور خون کے توسط سے شریانوں اور عروق کے ذریعے پورے بدن میں پیدا ہو جاتی ہے جس سے پورے جسم میں ایک ایسا اشتعال پیدا ہوتا ہے جو طبعی افعال میں فساد و مضرت پیدا کر دیتا ہے۔

فاضل الاطباء جالینوس نے اعتراف کیا ہے کہ ان بخاروں میں ٹھنڈا پانی مفید ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب ''حیلة البرء'' کے ''المقالة العاشرة'' میں کہا ہے کہ اگر ایک جوان آدمی جو فربہ اور تروتازہ بدن والا ہے تو وہ سخت گرمی کے وقت اور انتہائی بخار کی حالت میں بشرطیکہ اس کی پسلیوں اور پیٹ کے اندر ورم نہ ہو، ٹھنڈے پانی سے غسل کرے یا اس میں تیرے تو اسے بہت فائدہ ہوگا۔ جالینوس کہتے ہیں کہ ہم بلا توقف ایسا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

امام رازیؒ نے اپنی کتاب ''الکبیر'' میں فرمایا ہے : جب قوت مضبوط ہو، بخار بہت تیز ہو، نضج واضح ہو، پیٹ میں ورم نہ ہو اور نہ زخم ہو، تو ٹھنڈا پانی پینا نافع ہے۔ اگر مریض تروتازہ بدن والا ہے، زمانہ گرمی کا ہے اور خارج میں ٹھنڈا پانی استعمال کرنا اس کا معمول ہے تو اس کے لیے ٹھنڈا پانی پینے اور نہانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ جب عام پانی مفید ہے تو زمزم کا استعمال بدرجہ اولیٰ مفید ہے کیونکہ صاحب وحی و رسالت ہستی ﷺ نے اسے بابرکت اور شفا قرار دیا ہے۔

زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے ۲۱ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ کنویں کو پانی مہیا کرنے والے اندرونی چشمے یا سوتے ایک سیکنڈ میں ۱۱ سے ۱۸،۵ لیٹر پانی بھر دیتے ہیں۔ زمزم کے کنویں پر ایک عمارت تھی جو اسے ڈھانپے ہوئے تھی، اس کا رقبہ ۸۸،۸ مربع میٹر تھا۔ مطاف کی توسیع کے لیے ۱۳۸۱ اور ۱۳۸۸ کے درمیان یہ عمارت

Marfat.com

منہدم کردی گئی اور زمزم کا پانی پینے کی جگہ مطاف کے نیچے ایئر کنڈیشنڈ تہہ خانے میں مردوں اور عورتوں کے الگ الگ داخلہ کی جگہ پر منتقل کردی گئی۔ اندرونی شیشے کی دیوار کے پیچھے سے زمزم کا کنواں دیکھا جاسکتا ہے۔

اب مطاف کی کشادگی اور وسعت کے لیے اسے پورے طور پر چھت دیا گیا ہے اور پینے کے لیے زمزم کا انتظام مطاف کے چاروں جانب جگہ جگہ کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

زمزم کے پانی کی فضیلت

زمزم کا پانی روئے زمین کے پانیوں میں سب سے بہترین پانی ہے۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ سے نمودار ہوا۔ روئے زمین پر مقدس ترین خطے میں چشمہ کی شکل میں پھوٹا۔ اس کے ساتھ قلبِ مصطفیٰ ﷺ کو ایک سے زائد بار دھویا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈال کر اس میں برکت کی دعا دی۔ یہ اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے۔ اس کو دریافت ہوئے چار ہزار سے زائد (۴۰۰۰) سال گزر چکے ہیں، اس لیے کرۂ ارضی پر پائے جانے والے کنوؤں میں سب سے قدیم کنویں کا پانی ہے۔

۱۴۱۵ھ میں مکہ کے علاقہ کدئی میں زمزم کا پانی پہنچانے کا نظام پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔ یہ کنویں سے خرسانی ٹینکی تک جس کی گنجائش ۱۵۰۰۰ مکعب میٹر ہے پانی پہنچانے کے لیے مشینری سے لیس ہے۔ اور اس کا کنکشن اونچی ٹینکی سے ہے اور اس ٹینکی سے جو عام آنے جانے والے لوگوں کو پانی مہیا کرتی ہے اور جو مختلف مقامات تک خصوصاً مسجد نبوی تک گاڑیوں کے ذریعے پانی پہنچاتی ہے۔

Marfat.com

زمزم کا پانی ہر مقصد کے لیے

زمزم تمام پانیوں کا سردار ہے اور قدر و منزلت میں سب سے زیادہ معزز و مشرف ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث آئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں آیا۔ میں نے ایک آدمی کو قدرے کمزور خیال کرتے ہوئے اس سے پوچھا: جس شخص کو تم لوگ صابی (بے دین) کے نام سے پکارتے ہو وہ کہاں ملے گا؟ تو اُس آدمی نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے شور مچادیا کہ دیکھو! یہ صابی شخص ہے۔ بس پھر کیا تھا تمام اہل وادی ہر قسم کے پتھر، روڑے اور ہڈی کے ساتھ مجھ پر پل پڑے، مجھے اتنا زدوکوب کیا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر میں اُٹھا جب اُٹھا تو خون سے سُرخ، بے حس و حرکت، گڑا ہوا بت تھا۔ میں زمزم پر آیا خون وغیرہ دھویا اور اس کا پانی پیا۔ ابوذر نے اپنے سامع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، اے بھتیجے! میں تیس دنوں تک مسلسل دن رات وہاں رہا۔ میرے لیے زمزم کے پانی کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ میں خوب موٹا تازہ ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل بھی ختم ہو گئے اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے کوئی کمزوری بھی محسوس نہ کی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک کھلی ہوئی چاندنی رات کا ذکر ہے کہ تمام اہل مکہ مدہوش سوئے ہوئے تھے۔ کوئی ایک شخص بھی طواف کے لیے خانہ کعبہ میں موجود نہ تھا سوائے دو عورتوں کے۔ وہ اساف و نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ وہ طواف کرتے کرتے میرے پاس پہنچیں (ابوذر خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے) تو میں نے کہا: اِن دونوں کا آپس میں نکاح کردو۔ مگر وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں یعنی اساف و نائلہ کو پکارتی رہیں۔ وہ اگلے چکر میں میرے قریب پہنچیں تو میں نے اشارہ کنایہ کیے بغیر کھلے لفظوں میں

Marfat.com

کہا: اِن کی شرمگاہیں بھی تو لکڑی کی ہی ہیں۔ اب تو انہوں نے خوب شور مچادیا اور واویلا کرتی ہوئی باہر کو چل پڑیں اور کہنے لگیں: کاش کہ یہاں ہمارے لوگوں میں سے کوئی ہوتا۔ اسی دوران اتفاقاً رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیچے کعبہ کے صحن میں اترتے ہوئے ان عورتوں کو سامنے سے ملے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان کوئی صابی چھپا ہوا ہے۔ آپؐ نے پوچھا: اس نے تمہیں کیا کہا ہے؟ وہ بولیں: اس نے ہمیں ایک ایسی بات کہی ہے جس کا بیان کرنا زبان کو زیب نہیں دیتا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حتی کہ آپ نے استلام حجر کیا اور آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے اپنی نماز پوری کر لی تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کو اسلامی طریقہ کے مطابق سلام کیا۔ میں نے کہا: السلام علیك یا رسول اللہ ! آپؐ نے جواب دیا: وعلیك ورحمة اللہ. پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: قبیلہ غفار سے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھ لیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ آپؐ نے میرا قبیلہ غفار کی طرف خود کو منسوب کرنا ناپسند فرمایا ہے۔ (غالباً اس لیے کہ یہ قبیلہ راہزن مشہور تھا)

میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے کے لیے آگے بڑھا تو آپؐ کے ساتھی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ ظاہر ہے وہ آپ کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے پوچھا: تم یہاں کب سے ہو؟ میں نے کہا: میں تیس دنوں سے مسلسل دن رات یہیں رہ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟ میں نے جواب دیا: میرے لیے زمزم کے پانی کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ میں تو خوب موٹا تازہ ہو گیا ہوں حتی کہ میرے پیٹ کے شکن بھی ٹوٹ گئے ہیں اور میں اپنے جگر

Marfat.com

میں بھوک کی وجہ سے کوئی کمزوری بھی محسوس نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّھَا مُبَارَکَۃٌ اِنَّھَا طَعَامُ طُعْمٍ.))

''یقیناً یہ بابرکت پانی ہے، بلاشبہ یہ کھانے والے کے لیے پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ ! آج رات اس آدمی کو کھانا کھلانے کی مجھے اجازت مرحمت فرمائیں۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گھر کا دروازہ کھولا اور ہمیں بٹھایا۔ وہ ہمارے لیے طائف کی کشمش اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے اس موقع پر یہاں مکہ میں کھایا۔

سنن ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا وہ فرما رہے تھے :

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ.))

یعنی زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔

امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایک روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے زمزم کا پانی بوتلوں میں اٹھایا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسے برتنوں اور مشکیزوں میں اٹھایا۔ آپ ﷺ زمزم کا پانی مریضوں پر چھڑکا کرتے اور انہیں پلایا کرتے تھے۔

امام ابن القیمؒ نے اپنی کتاب ''الطب النبوی'' میں فرمایا ہے: زمزم کے پانی سے شفا حاصل کرنا میرا اور دوسرے لوگوں کا مجرب ہے۔ میں نے متعدد بیماریوں سے اسی کے ذریعے شفا حاصل کی ہے۔ مجھ پر مکہ مکرمہ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب میں بیمار پڑا تو نہ طبیب میسر آیا نہ کوئی دوا۔ میں فاتحہ کے ساتھ اپنا علاج کرتا تھا۔ میں زمزم کا ایک گھونٹ لیتا

Marfat.com

اور اس پر کئی مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھتا پھر اُسے پی لیتا۔ مجھے اس کے ذریعے مکمل صحت حاصل ہوئی۔ پھر میرا یہ معمول بن گیا کہ میں بہت سارے امراض و تکالیف میں اسی پر اعتماد کیا کرتا اور اللہ کے فضل سے مجھے غایت درجہ فائدہ حاصل ہوتا۔

Marfat.com

روئے زمین کا افضل ترین پانی

اس مسئلہ میں اُمت میں کوئی اختلاف نہیں کہ روئے زمین کے پانیوں میں سے بہترین زمزم کا پانی ہے۔ زمزم کا پانی پیٹ بھر کر کھانا ہے، بیماری کے لیے شفا ہے اور زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے، وہ پورا ہوتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ زمزم کا پانی اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبیؑ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے بطور معجزہ عطا ہوا۔ وہ اس طرح کہ جب اُن کے والد خلیل علیہ السلام اُنہیں اور اُن کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کو مشہور واقعہ کے مطابق مکہ مکرمہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اُن کے قدموں کے نیچے سے یہ پانی پھوٹ نکلا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین پر پائے جانے والے پانی میں سے بہترین پانی زمزم کا ہے۔ یہ پیٹ بھر کر کھانا ہے، یہ بیماری کی شفا ہے۔ زمین پر پایا جانے والا بدترین پانی حضرموت کی بقیہ وادی برھوت کا ہے، اس کی مثال حشرات میں ٹڈی دل کی طرح ہے جو صبح کے وقت تیزی سے اچھل کود کرتی ہے اور شام ہوتی ہے تو اس میں کوئی تری نہیں ہوتی''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کا پانی برتنوں اور مشکیزوں میں بھر کر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور اُسے مریضوں پر چھڑکا کرتے اور انہیں پلایا کرتے تھے''۔

حدیث کے مطابق زمزم سے علاج کا طریقہ یہ ہے:

۱) جس مریض کے لیے شفاء مقصود ہو اسے زمزم کے کنویں کے پاس لایا جائے۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی ہو جو برتن میں زمزم کا پانی اُٹھا کر ساتھ لے جائے۔

Marfat.com

ب) پانی اُٹھانے والا شخص مریض پر اس نیت سے پانی چھڑکے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بیماری سے شفاء عطا فرمائے۔

ج) اس سے آسان بات یہ ہے کہ مریض شفاء حاصل کرنے کی نیت سے زمزم کے پانی سے نہائے۔

د) اس کے بعد اُسے چاہیے کہ وہ یہ پانی کثرت سے پیا کرے۔ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس پانی میں شفاء کی تاثیر کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ حدیث نبوی کو سچا سمجھے۔ وہ دل کی گہرائی سے یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے زمزم کے پانی کو شفاء کا ایک سبب بنایا ہے۔ اہل ایمان کو قلبی یقین اور اخلاص نیت کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اس شفایاب پانی سے علاج کی کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔

Marfat.com

زمزم کے پانی سے غسل کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ بنومغیرہ کے قبیلہ بنومخزوم کے ایک آدمی نے زمزم میں غسل کرلیا۔اس بات سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔انہوں نے کہا : میں زمزم کو غسل کرنے والے کے لیے حلال وجائز نہیں کرتا۔ یہ صرف پینے والے اور وضو کرنے والے کے لیے جائز وحلال ہے۔ [1]

زِرّ بن حُبیش کہتے ہیں کہ میں نے عباس بن عبدالمطلب کو مسجد حرام میں زمزم کے گرد چکر لگاتے ہوئے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں اسے غسل کرنے والے کے لیے حلال نہیں سمجھتا، یہ صرف وضو کرنے والے اور پینے والے کے لیے حلال وجائز ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس سے مراد زمزم کے کنویں میں غسل کرنے والا ہے۔ یہ بات اس طرح ہے کہ حضرت عباسؓ نے بنومخزوم کے ایک آدمی کو زمزم کے حوض سے ننگے کھڑے ہوکر غسل کرتے ہوئے دیکھا اور ظاہر ہے کہ وہ غسل جنابت کررہا تھا حالانکہ جنبی آدمی کے لیے مسجد میں ٹھہرنا ہی حرام ہے۔اور اُن کا یہ کہنا کہ ''مسجد میں'' یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ اور انہوں نے جو یہ فرمایا کہ ''میں حرام کرتا ہوں'' یہ اس لیے ہے کہ یہ پانی اُن کی ملکیت تھا اور انہوں نے وہاں پانی جمع کرنے کے لیے حوض بنائے ہوئے تھے۔تو جنابت سے غسل کرنے والا دو وجہ سے حرام کا مرتکب ہوا :

ایک تو مسجد میں جنبی کی حالت میں ٹھہرنے کی وجہ سے۔اور دوسرا مالک کی اجازت کے بغیر مملوکہ پانی استعمال کرنے کی وجہ سے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے روکنے اور منع کرنے کا مقصد یا تو مسجد کے احترام کی وجہ سے ہے یا زمزم کے پانی کی تعظیم وتوقیر کی وجہ سے۔

---

[1] رواہ الترمذی۔

Marfat.com

مکہ مکرمہ سے باہر زمزم کا پانی لے جانے کا حکم

امام الفاسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ زمزم کا پانی مکہ سے باہر لے جانا بالاتفاق مذاہب اربعہ جائز ہے بلکہ مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں مستحب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ وہ زمزم کا پانی اٹھا کر اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور بیان کیا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ پانی اُٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔ ❶

ابوالحسین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سھیلؓ بن عمرو کو خط لکھا کہ اگر میرا خط تمہارے پاس رات کو پہنچے تو صبح کا انتظار نہ کرنا اور اگر دن کو پہنچے تو رات کا انتظار نہ کرنا حتی کہ زمزم کا پانی مجھے بھیج دینا۔ تو اُن کی بیوی نے ایوب بن عبداللہ کی دادی اثیلہ خزاعیہ سے مدد مانگی۔ یہ دونوں خواتین اپنی خادماؤں کے ساتھ منہ اندھیرے ہی زمزم کے کنویں پر پہنچ گئیں اور دو مشکیزے بھر کر لائیں اور انہیں دو موٹے کپڑے کے تھیلوں میں بند کر دیا۔ ❷

عطاء بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار زمزم کا پانی اپنے ساتھ اُٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور ملک شام جاتے ہوئے اسے زادِ راہ بنایا کرتے تھے۔

علامہ الفاکہیؒ کہتے ہیں کہ ابوالعباس احمد بن محمد نے خلاد جعفی سے، انہوں نے زہیر سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے والد عروہ سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مریضوں کے لیے زمزم کا پانی بوتلوں میں اُٹھایا اور انہوں نے اس کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ پانی برتنوں اور مشکیزوں میں اُٹھایا تھا اور آپؐ اسے مریضوں پر چھڑکا کرتے اور انہیں پلایا کرتے تھے۔

---

❶ رواہ الترمذی۔
❷ اخرجه ابو موسیٰ المدینی فی تتمته، واخرجه الازرقی ایضاً

Marfat.com

اسی طرح الفاکہیؒ نے یہ بھی بیان کیا کہ مجھے ابوالعباس نے حسن بن ربیع سے، انہوں نے مسلم ابوعبداللہ سے، انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے حبیب سے روایت بیان کی کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا میں زمزم کا پانی باہر لے جاسکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ اسے بوتلوں میں اُٹھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے حسن وحسین کو زمزم کے پانی کے ساتھ عجوہ کھجوروں کی گھٹی دی، یعنی کھلائیں۔

Marfat.com

زمزم کا پانی پینے کے فوائد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جو کوئی بھی اہل مکہ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرتا وہ اُس سے دوڑ میں جیت جایا کرتے تھے اور اگر کوئی ان لوگوں سے کشتی کا مقابلہ کرتا تو وہ اُسے پچھاڑ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اہل مکہ نے زمزم کے پانی سے بے رغبتی اختیار کرنا شروع کر دی تو ان کو ٹانگوں کا مرض لاحق ہو گیا۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَاشُرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيُشْبِعَكَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ ، وَأَنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ، وَهِيَ هُزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَسُقْيَا إِسْمَاعِيْلَ.)) [2]

"یعنی زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے۔ اگر تم اسے شفاء حاصل کرنے کے لیے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کرے گا، اگر تم اسے شکم سیر ہونے کے لیے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شکم سیر کر دے گا اور اگر تم اسے پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا کلام ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پینے کا پانی ہے۔"

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ زمزم کا پانی پینے کے کثیر فوائد ہیں۔ اے مسلم بھائی! آپ پر لازم ہے کہ اسے پیو اور خوب سیر ہو کر پیو کیونکہ یہ روئے زمین پر کا افضل ترین پانی ہے۔

---

[1] أخرجه ابو ذر

[2] أخرجه الدارقطني وسعيد بن منصور موقوفاً ،وأخرجه أحمد وابن ماجه منه مرفوعا :ماء زمزم لما شرب له ، من رواية جابر،

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ مَاءٍ عَلَى الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ .))

''یعنی روئے زمین پر بہترین پانی زمزم کا ہے۔''

ابن خثیمؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہؒ ہمارے ہاں تشریف لائے تو بیمار پڑ گئے۔ ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے تو اُن کے پاس زمزم کا پانی رکھا تھا۔ ہم نے اُن سے کہا : کاش ! آپ کوئی میٹھا وخوشگوار پانی منگواتے ،اس پانی میں کچھ گاڑھاپن ہے۔تو انہوں نے کہا : میں مکہ سے نکلنے تک کوئی دوسرا پانی نہیں پینا چاہتا۔ اس ذات کی قسم !جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ زمزم کا پانی نہ خشک ہوگا اور نہ ہی کم ہوگا۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ''بَرَّةٌ'' یعنی ابرار کا مشروب ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ''مضنونةٌ'' ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ''طَعَامُ طُعْمٍ'' اور ''شِفَاءُ سُقْمٍ'' ہے۔یعنی پیٹ بھر کر کھانا اور بیمار کی شفاء۔اس ذات کی قسم !جس کے ہاتھ میں وہب کی جان ہے!جو آدمی بھی زمزم پر جا کر اتنا پانی پیے کہ اس کا پیٹ بھر جائے تو اس سے بیماری کھینچ کر نکال دی جائے گی اور اسے شفاء عطا ہوگی۔ ❶

یہ تمام آثار واخبار حدیث رسول ''ماء زمزم لما شرب لهٗ'' (زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرے گا جس کے لیے پیا جائے) کی صحت وحقانیت کی تائید کرتے ہیں۔علماء کی ایک بڑی جماعت نے اسے اپنے اپنے مقصد کے لیے پیا ہے جس میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔مثلاً:

امام ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ بات وارد ہوئی ہے کہ آپؒ نے زمزم کا پانی علم وفقاہت حاصل کرنے کی نیت سے پیا تو وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

البکریؒ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا تو میں نے اسے بالکل درست پایا،مگر میں

---

❶ اخرجه سعيد بن منصور والا زرقى

Marfat.com

نے اسے جب بھی پیا تو اس پر یقین کرتے ہوئے اور حدیث کی تصدیق کرتے ہوئے پیا۔

اسی طرح ہمارے امام شافعیؒ کے متعلق صحیح روایت ہے کہ انہوں نے اسے علم کے حصول کی نیت سے پیا تو وہ علم کی منتہا پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اِسے تیراندازی میں مہارت کے لیے پیا تو وہ ہر دس اہداف میں سے نو نشانے درست لگاتے تھے۔

امام ابو عبداللہ حاکمؒ نے حُسنِ تالیف وتصنیف کی غرض سے پیا تو وہ اپنے زمانہ کے بہترین مصنّف تھے۔

ابن العجمی کی "مناسك" اور قرشی کی "البحر العميق" میں یہ بات نقل ہوئی ہے کہ جو آدمی زمزم کو مغفرت وبخشش کی نیت سے پیے تو اُسے پیتے ہوئے یوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے تیرے رسول ﷺ کی یہ حدیث "ماءُ زمزم لما شُرِبَ لَهٗ" پہنچی ہے۔ اے اللہ! میں اسے تیری بخشش ومغفرت حاصل کرنے کے لیے پی رہا ہوں۔ پھر وہ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلِی (اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہہ کر پانی پی لے۔ اور اگر وہ زمزم کو کسی مرض سے شفاء حاصل کرنے کے لیے پیے تو یوں کہے: اے اللہ! میں اسے شفاء حاصل کرنے کے لیے پی رہا ہوں اور پھر "اَللّٰھُمَّ فَاشْفِنِیْ" (اے اللہ! مجھے شفاء دے) کہہ کر پانی پی لے۔

Marfat.com

سطح زمین پر موجود پانیوں پر زمزم کی فضیلت

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زمزم کا پانی مطلق طور پر تمام پانیوں سے افضل ہے۔
زمزم کے پانی کی فضیلت و برکت کے متعلق بہت ساری احادیث نبویؐ اور صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین سے روایات وارد ہوئی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں مکہ تھا تو میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے، اُس نے میرا سینہ چاک کیا پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر وہ حکمت وایمان سے بھرا ہوا ایک سونے کا تھال لائے اور اُسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر اُسے بند کر دیا۔ اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا تک پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے دربان سے کہا : دروازہ کھولو ! اُس نے پوچھا : کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا : میں جبریل ہوں۔ [متفق علیہ]

ہمارے شیخ عراقی نے ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سینہ مبارک کو زمزم کے پانی سے دھونے کی حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ زمین و آسمانوں کی بادشاہت اور جنت و دوزخ کا نظارہ کرنے کے لیے مضبوط و طاقتور ہو جائیں کیونکہ زمزم کے پانی کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ یہ قلب کو تقویت دیتا ہے اور گھبراہٹ وخوف کو دُور کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا : بہترین لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھو اور ابرار لوگوں کا مشروب پیو۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا : بہترین لوگوں کی جائے نماز کون سی ہے؟ فرمایا : کعبہ کے پرنالے کے نیچے۔ پوچھا گیا : ابرار کا مشروب کون سا ہے؟ فرمایا : زمزم کا پانی۔

Marfat.com

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے اسلام قبول کرنے کے موقع پر مکہ آنے اور وہاں چھپے رہنے کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اُن کے ساتھی آئے۔ جب آپؐ نے اپنی نماز پوری کرلی تو میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی طریقے کے مطابق سلام کیا

آپؐ نے جواب دیا: ''وعلیك السلام ورحمة الله''۔

پھر آپؐ نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟

میں نے کہا: غفار قبیلے سے۔

آپؐ نے فرمایا: یہاں کب سے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں تیس دنوں سے برابر دن رات یہیں ہوں۔

آپؐ نے پوچھا: تو تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟

میں نے کہا: زمزم کے پانی کے سوا میرے لیے کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ میں تو اتنا موٹا تازہ ہوگیا ہوں کہ میرے پیٹ کے تمام بَل ختم ہوگئے ہیں۔ اور بھوک وغیرہ کی وجہ سے اپنے جگر میں کوئی کمزوری بھی محسوس نہیں کرتا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ یہ بابرکت پانی ہے اور یقیناً کھانے والے کے لیے کھانا ہے۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ کی مربیہ حضرت اُمّ ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے بھوک اور پیاس کی کبھی بھی شکایت نہ کی۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ صبح ہوتے ہی چاہ زمزم پر جاتے اور اس کا پانی پی لیتے۔ اور کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے کھانا پیش کیا تو آپ ﷺ کہہ دیتے: ''میرا پیٹ بھرا ہوا ہے''۔ [2]

---

[1] اخرجاه واخرجه ابوداود الطیالسی، وزاد : وشفاء سقم۔

[2] رواه القرشی۔

Marfat.com

زمزم کے پانی کا کیمیائی تجزیہ

زمزم کے پانی کے تجزیاتی نتائج :

الف۔ ڈاکٹر احمد عبدالقادر انجینئر قرار دیتے ہیں کہ کیمیاوی تجزیوں کا نتیجہ واضح کرتا ہے کہ زمزم کا پانی صاف وشفاف ہے نہ اس کا رنگ ہے نہ ہی بو۔اس کا ذائقہ قدرے نمکین ہے۔اس کی ہائیڈروجنی اساس (۷،۵) ہے۔اسی وجہ سے یہ انتہائی حد تک تیزابیت سے خالی اور ہلکا پھلکا پانی ہے۔ سوڈیم کے علاوہ تمام ہائیڈروجن آئنز اور ہائیڈروکسل آئنز کی ترکیب میں عالمی ادارہ صحت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

ب۔ جدید نیوٹرانی تجزیہ کے مطابق زمزم کے پانی میں تیس عناصر کا پتہ چلا ہے۔ڈاکٹر موصوف نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ امریکی ریاستہائے متحدہ کی لیبارٹریوں میں یہ کام سرانجام دیا۔ان کی تحقیق کے مطابق ان عناصر میں سے بعض تو ۰۱ء۰ فی ملین سے بھی کم ہیں۔

ج۔ عالمی اوصاف اور خاص طور پر بین الاقوامی ادارۂ صحت کی شرائط کے ساتھ زمزم کا موازنہ کرتے ہوئے یہ ثابت ہوا ہے کہ زمزم کا پانی پینے کے لیے بالکل درست ہے۔اس کا صحت پر بہترین اثر پڑتا ہے۔اس میں سوڈیم کا عنصر قدرے بلند ہے۔ عالمی صفات کے مطابق اس سے اعلیٰ ترکیب میں پانی کا کہیں وجود نہیں ہے۔

اسی طرح مطالعہ صحت کے سیمی نارز تائید کرتے ہیں کہ زمزم کے پانی میں چاروں زہریلے عناصر زرنیخ (سم الفار)،سیسہ،کاومیون اور سیلینیوم انسانی ضرورت کی مناسبت سے ضرر کی سطح سے بھی کم ہیں۔

Marfat.com

"مصلحة المياه والصرف الصحي بالمنطقة الغربية"

کی لیبارٹری کے ۱۴۰۰ھ کے تجزیہ کے نتائج

معدنیات	نسبت
کیلشیم	۱۹۸
میگنیشیم	۴۳،۷
کلورائیڈ	۳۳۵
گندھک	۳۷۰
لوہا	۰٫۱۵
مینگانیز	۰٫۱۵
تانبا	۰٫۱۲

اس وقت زمزم کے پانی کا مافوق بنفشی شعاعوں (Ultra Voilet Rays) کے ذریعہ تجزیہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔اس کے مطابق یہ پانی جراثیم سے کلیتًا پاک ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس پانی کے ذائقہ میں کسی قسم کے تغیر کا کوئی احتمال نہیں اور نہ ہی اس میں بیکٹیریا پیدا ہو سکتے ہیں۔

متعدد کیمیاوی تجزیوں کے دوران میں معلوم ہوا ہے کہ زمزم کا پانی خشک ہونے سے متاثر ہوتا ہے۔اس کے نتیجے میں بخارات بن کر اُڑنے سے اس میں نمک کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔یوں یہ پانی مضرتِ صحت سے خالی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بہت زیادہ فائدے کا حامل ہے۔

مذکورۃ الصدر تمام کیمیائی تجزیوں اور مافوق بنفشی شعاعوں کے تجربوں کے نتائج سے اور بہترین پانی کی عالمی صحت کی شرائط کے ساتھ موازنہ کرنے سے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا اور زیادہ یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کی صفت اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے:

وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO[النجم: ۳،۴]

اور نبی کریم ﷺ نے خود زمزم کی فضیلت کی طرف اپنے فرامین سے یوں اشارہ فرمایا ہے:

((مَاءُ زَمْزَمَ طَعَامُ طُعْمٍ وَشَفَاءُ سُقْمٍ" ،مَاءُ زَمْزَمَ لِمَاشُرِبَ لَهٗ.))

''زمزم کا پانی پیٹ بھر کر کھانا ہے، بیماری کی شفا ہے اور زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے۔''

آپ ﷺ نے اسے پینا، اس سے غسل کرنا اور اسے مریض پر چھڑکنا اپنی سنت قرار دیا ہے۔

Marfat.com

کیا زمزم کے پانی کو ترکیب کے اعتبار سے دوسرے تمام پانیوں پر کوئی امتیاز حاصل ہے؟

شیخ زندانی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

جی ہاں، ترکیب کے اعتبار سے زمزم کے پانی کو ایک منفرد امتیاز حاصل ہے۔ کچھ پاکستانی ریسرچ سکالروں نے کافی تحقیق کے بعد اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ حج کے متعلقہ ایک مرکزی ادارے نے زمزم کے پانی کے متعلق ریسرچ کے لیے کچھ سیمی نارز کا اہتمام کیا تو انہوں نے زمزم کے پانی کو عجیب پایا کیونکہ وہ تمام پانیوں سے مختلف ہے۔

"رئیس مرکز ابحاث الحج" کے مدیر انجینئر سامی عنقاوی نے بتایا کہ جب ہم لوگوں نے حرم پاک کی توسیعِ جدید کے لیے زمزم کے کنویں کی کھدائی شروع کی تو عجیب صورت حال سامنے آئی۔ ہم جتنا پانی کھینچتے تھے کنویں سے اتنا ہی زیادہ پانی نکلتا تھا۔ بالآخر ہم نے کنواں خالی کرنے کے لیے تین پمپ نصب کیے تب کہیں جا کر ہمارے لیے بنیادیں رکھنا ممکن ہوا۔

پھر ہم نے زمزم کے پانی کے منبع اور سوتوں کی پوری ریسرچ کی۔ ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا اس میں جراثیم ہیں؟ تو ہمیں اس میں ایک بھی جرثومہ نہ ملا۔ بالکل صاف وشفاف اور طاہر پانی! البتہ بعد میں برتنوں، پانی کے پائپوں یا ڈول وغیرہ کے استعمال سے اس میں کچھ آلودگی پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی بذات خود صاف وشفاف اور ادنیٰ سی آلودگی سے بھی پاک ہے۔ یہ چیز زمزم کے پانی کی خصوصیات میں سے ہے۔

زمزم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا وجود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

Marfat.com

ان شاء اللہ۔ یہ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک فیض دے رہا ہے۔ زمزم کے علاوہ اور کتنے کنویں ہیں جو مسلسل پانی دے رہے ہیں؟ پچاس سال، سو سال...... بالآخر پانی گہرا ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کنویں کی کیا نرالی شان ہے جو دائمی ہے جس کا پانی کبھی ختم نہ ہو گا۔

Marfat.com

جن کو اللہ تعالیٰ نے زمزم کے پانی سے شفاء عطا کی

یہ واقعہ اور دوسری حکایات جو ہم سنتے یا پڑھتے ہیں یہ اگر کسی چیز کی دلیل ہیں تو صرف اس بات کی دلیل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بابرکت چاہِ زمزم کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے، وہ بالکل سچ ہے۔

زمزم کے پانی سے سرطان (کینسر) کا علاج

یہ قصہ لوگوں کے درمیان مشہور ہے۔ بعض کتابوں اور رسائل میں لکھا ہوا ہے اور کیسٹ میں خود صاحب قصہ کی آواز میں ٹیپ شدہ ہے۔

میں نے اس قصہ کو ''رسالۃ الاسلام'' سے نقل کیا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے :

لیلیٰ ایک خوبصورت مغربی خاتون ہے۔ وہ خطرناک بیماری کینسر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر لوگ اس کا علاج کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کی تمام امیدیں منقطع ہو چکی ہیں سوائے اللہ کی ذات کے جسے وہ اس سے پہلے فراموش کیے ہوئے تھی۔ بیت اللہ شریف میں وہ اسی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ پھر کیا ہوا؟ ہم آپ کو لیلیٰ بہن سے ملاتے ہیں تاکہ وہ بنفسِ نفیس اپنی آپ بیتی بیان کرے۔ وہ کہتی ہیں :

میں تقریباً عرصہ نو سال سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہوں اور وہ ہے کینسر۔ تمام لوگ جانتے ہیں کہ یہ نام ہی خوف ناک ہے۔ وہاں مغرب میں ہم اسے کینسر نہیں کہتے بلکہ ہم لوگوں نے اس کا نام رکھا ہوا ہے: ہلاکت، موت یا خبیث مرض۔

میں نہایت ہی خوشحال تھی مگر اللہ تعالیٰ پر میرا ایمان بہت کمزور تھا۔ میں اللہ کی ذات سے غافل تھی۔ میں سمجھتی تھی کہ انسان کی خوبصورتی دائمی ہے، اسی طرح اس کا شباب اور صحت بھی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو جاؤں

Marfat.com

گی۔ جب میں اس مرض کا شکار ہوئی تو اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ میں نے اس سے بھاگنے کا سوچا، لیکن کدھر؟ میں جہاں بھی جاتی یہ بیماری میرے ساتھ تھی۔ میں نے خودکشی کا ارادہ کیا لیکن میں اپنے خاوند اور بچوں سے بہت محبت رکھتی تھی۔ میں نے یہ کبھی نہ سوچا تھا کہ اگر میں خودکشی کرلوں گی تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کی سخت سزا دے گا کیونکہ میں بدستور اللہ سے غافل تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی مرض کے ذریعے اور میرے ذریعے بہت سے لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمالیا تھا۔ چنانچہ حیرت انگیز معاملات ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔

میں اس مرض میں مبتلا ہوئی تو میں نے بلجیم کا سفر اختیار کیا۔ وہاں بہت سارے ڈاکٹروں سے ملی۔ انہوں نے میرے خاوند سے کہا کہ ان کی چھاتیاں کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اور پھر اس کے بعد ایسی سخت ادویہ استعمال کرنا ہوں گی جس سے جسم کے تمام بال حتی کہ پلکیں اور ابرو تک جھڑ جائیں گے۔ چہرے پر داڑھی کے بال اُگ آئیں گے۔ اسی طرح ناخن اور دانت بھی گر جائیں گے۔ مگر میں نے ایسی دوا کھانے سے کلیتاً انکار کردیا اور کہا کہ میں بدشکل بننے کی بجائے اپنی چھاتیوں، بالوں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے اندر بنایا ہے، کے ساتھ مرنے کو ترجیح دوں گی۔ میری درخواست پر ڈاکٹروں نے میرے لیے ہلکا پھلکا سا علاج تجویز کردیا۔ میں واپس اپنے وطن مغرب کو لوٹ آئی۔ دوائیں استعمال کیں لیکن مجھ پر کوئی بُرا اثر نہ پڑا۔ میں اس پر خوش تھی اور دل میں سوچ رہی تھی کہ شاید ڈاکٹر لوگ میرے مرض کی صحیح تشخیص نہیں کرسکے اور مجھے کینسر کا مرض نہیں ہے۔

تقریباً چھ ماہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرا وزن کم ہو رہا ہے۔ میرا رنگ بہت زیادہ بدل گیا اور ہمیشہ رہنے والی تکالیف محسوس ہونے لگیں۔ میرے ایک مغربی معالج نے مجھے دوبارہ بلجیم جانے کا مشورہ دیا۔ میں بلجیم چلی گئی۔ وہاں مصیبت میری منتظر تھی۔ معالجین نے میرے خاوند سے کہا کہ بیماری پھیل چکی ہے۔ دونوں پھیپھڑے بُری طرح متاثر ہو چکے ہیں۔ اب اس صورت حال میں اُن کے پاس کوئی دوا نہیں۔ پھر انہوں نے میرے خاوند کو مشورہ دیا کہ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے جائیں تاکہ موت آئے تو گھر میں تو

Marfat.com

آ ئے۔ میرا خاوند یہ سُن کر بہت گھبرا گیا۔ ہم واپس مغرب میں اپنے گھر جانے کے بجائے فرانس چلے گئے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہاں اس کا علاج ضرور ہو گا لیکن سب کچھ لاحاصل۔

آخر کار ہم اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ وہاں کسی آدمی کی مدد سے ہسپتال میں داخلہ لے لیں اور میں اپنی چھاتیاں کٹوالوں اور سخت مشکل علاج بھی کراؤں۔ مگر میرے خاوند کو ایک ایسی بات یاد آ گئی جسے ہم بُھلا چکے تھے اور جس کی طرف سے زندگی بھر غافل رہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے خاوند کے دل میں یہ بات الہام کر دی کہ ہم بیت اللہ شریف کی زیارت کریں تا کہ وہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے سوال کریں کہ وہ ہماری اس تکلیف کو دُور فرما دے۔ ہم اس سفر پر روانہ ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔

ہم پیرس سے نکلے تو ہم نے لاالہ الا اللہ ،اللہ اکبر کا وظیفہ وِردِ زباں بنالیا۔ مجھے بڑی فرحت محسوس ہو رہی تھی کیونکہ میں پہلی مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوں گی اور کعبہ شریف کی زیارت کروں گی۔ میں نے پیرس سے قرآن پاک کا ایک نسخہ بھی خرید لیا اور ہم لوگ مکہ مکرمہ کی طرف عازمِ سفر ہوئے۔

ہم بیت اللہ شریف میں پہنچے۔ میں نے کعبہ شریف کو دیکھا تو میرے آنسو تھمنے کا نام ہی نہ لے رہے تھے۔ کیونکہ مجھے اپنے فرائض ،نماز اور اللہ کے سامنے خشوع وخضوع جیسی چیزوں کے فوت ہونے پر سخت ندامت اور شرمندگی تھی۔ میں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! ڈاکٹروں کے لیے میرا علاج کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اے میرے مالک! بیماری بھی تیرے ہی اذن سے ہے اور علاج بھی تیری ہی جناب سے میسر آئے گا۔ اے میرے مشفق پروردگار! اب میرے سامنے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ میرے لیے تیرے سوا کسی کا دروازہ نہیں جو میں کھٹکھٹا سکوں، تُو اسے میرے لیے بند نہ کرنا۔ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتی اور اکثر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی کہ اے اللہ! مجھے ناکام اور مایوس نہ لوٹانا۔ مجھے بے یارو مددگار نہ چھوڑ دینا۔ اے شافیٔ مطلق! میرے معاملے میں معالجین کو حیران و پریشان نہ کرنا۔

Marfat.com

جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے غافل تھی، اللہ کے دین سے بے خبر تھی، اس لیے میں نے وہاں کے علماء و مشائخ کے پاس حاضری دینا شروع کر دی۔ میں اُن سے درخواست کرتی کہ مجھے ایسی کتابیں بتائیں اور آسان و جامع دعائیں سکھائیں جن سے میں مستفید ہو سکوں۔ انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ میں کتاب اللہ کی بکثرت تلاوت کروں اور خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پیوں۔ اسی طرح انہوں نے مجھے بکثرت اللہ کا ذکر اور درود شریف پڑھنے کی بھی تلقین کی۔

میں اللہ کے محترم گھر میں دلی راحت و اطمینان محسوس کر رہی تھی۔ میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ وہ مجھے ہوٹل میں ٹھہرنے کے بجائے حرم پاک میں ہی رہنے کی اجازت دے دیں۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔ حرم پاک میں میرے پاس کچھ مصری اور ترکی بہنیں بھی تھیں۔ انہوں نے مجھے اکثر روتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی۔ میں نے انہیں بتایا چونکہ میں بیت اللہ میں آئی ہوں اور مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میں اس سے اتنی والہانہ محبت کروں گی جتنی میں اب کر رہی ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ میں کینسر کی مریضہ ہوں، اس لیے مجھے اپنے آنسوؤں پر کوئی اختیار نہیں۔ اُن بہنوں نے میرے ساتھ اتنی شفقت و محبت کا برتاؤ کیا جو میں کبھی بھی فراموش نہ کر پاؤں گی۔ وہ میرے پاس رہتیں اور میری ڈھارس بندھاتیں۔

ایک دن میں نے اُنہیں بتایا کہ میں تو بیت اللہ میں اعتکاف کرنے والی ہوں۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے خاوندوں سے اجازت لے لی اور میرے ساتھ ہی معتکف ہو گئیں۔ ہم بہت کم سوتیں، کم کھاتیں مگر زمزم کا پانی خوب پیٹ بھر بھر کر پیتیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''زمزم کا پانی اُسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے۔ اگر آپ اِسے شفاء حاصل کرنے کے لیے پییں تو اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء بخشے گا اور اگر آپ اِسے پیاس بجھانے کے لیے پییں تو اللہ تعالیٰ آپ کی پیاس بجھا دے گا اور اگر آپ اسے کسی چیز سے پناہ طلب کرتے ہوئے پییں گے تو اللہ تعالیٰ پناہ عطا کر دے گا۔''

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ہماری بھوک مٹا دی۔ ہم بغیر رُکے طواف کرتیں۔ اِدھر ہم نے دو رکعتیں پڑھیں اُدھر پھر طواف شروع کر دیتیں۔ ہم زمزم کا پانی خوب پیٹ بھر بھر کر پیتیں اور کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتیں اور بہت کم سوتیں۔ یہ ہمارا دن رات کا معمول تھا۔

جب میں بیت اللہ پہنچی تھی تو بہت لاغر و کمزور تھی۔ میرے جسم کے اوپر والے متاثرہ حصے میں اتنی گلٹیاں اور ایسے ورم تھے جو بتا رہے تھے کہ کینسر میرے جسم میں پھیل چکا ہے۔ میری سہیلیاں خیر خواہانہ طور پر کہتیں کہ میں اپنے متاثرہ جسم کو زمزم کے پانی سے خوب دھوؤں ۔مگر میں ان اورام اور گلٹیوں کو چھونے سے بھی ڈرتی تھی۔ جب مجھے یہ مرض یاد آجاتا تو میں ذکر و عبادت کو بھی بھول جاتی۔ میں ہاتھ سے چھوئے بغیر اپنا جسم دھوتی۔

پانچویں دن میری دوستوں نے اصرار کیا کہ میں اپنا متاثرہ جسم زمزم کے پانی کے ساتھ خوب اچھی طرح دھوؤں۔ پہلے تو میں نے انکار کیا مگر میں نے کچھ قوت ارادی محسوس کی جو مجھے زمزم کے پانی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے اپنا جسم دھونے پر اُکسا رہی تھی۔ ایک مرتبہ تو میں سخت خوف زدہ ہوئی ۔اچانک دوسری بار میں نے پھر وہی قوت محسوس کی۔ میں کوئی فیصلہ نہ کر پا رہی تھی۔ مگر دوسری مرتبہ میں نے غیر شعوری طور پر اپنے خون، پیپ اور گلٹیوں سے بھرے ہوئے جسم اور چھاتیوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ایسا حادثہ پیش آگیا جو میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ تمام گلٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ جی ہاں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ میرے جسم میں نہ تکلیف تھی نہ خون تھا اور نہ ہی پیپ۔ پہلے تو میں سخت دہشت زدہ ہوئی پھر میں نے اپنا ہاتھ اپنی قمیض میں ٹٹولنے کے لیے ڈالا مگر تمام ورم کافور ہو چکے تھے۔ میں خوف سے کانپ رہی تھی لیکن مجھے یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ میں نے اپنی کسی دوست سے کہا کہ وہ میرا جسم چھوئے اور دیکھے کہ کیا واقعتاً وہ گلٹیاں ختم ہو چکی ہیں۔ دفعتاً وہ سب کی سب چلا اُٹھیں، انہوں نے ایک شور برپا کر دیا اور وہ پکارے جا رہی تھیں ''اللہ اکبر اللہ اکبر''۔

میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ مجھے اس بات کا یقین نہ آ رہا تھا کہ میں موت کے بے رحم جبڑوں سے آزاد ہو چکی ہوں۔ مجھ پر ایک دیوانگی کا عالم طاری تھا۔ میں یہ عجیب و غریب خبر

Marfat.com

اپنے خاوند کو بتانے کے لیے دوڑی دوڑی ہوٹل میں گئی۔ جب میں اپنے کمرے میں اپنے خاوند کے سامنے کھڑی ہوئی تو شدّت فرحت میں مَیں نے اپنی قمیض پھاڑ دی اور چیختے ہوئے کہا: دیکھیے!

دیکھیے! اللہ کی رحمت!! میں نے اُسے پوری صورت حال بتائی مگر اُسے بھی یقین نہ آرہا تھا۔ اس نے تو بلند آواز سے رونا، چلانا اور کہنا شروع کردیا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹروں نے تین ہفتوں کے بعد تمہاری موت کے متعلق قسم اُٹھا لی تھی؟ میں نے کہا: عمروں کے فیصلے تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

ہم لوگ بیت اللہ شریف میں پورا ہفتہ ٹھہرے رہے۔ میں اس نعمت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ اُس کا اِن گنت شکر ادا کرتی رہی۔ پھر ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کو گئے اور وہاں سے فرانس کو واپس لوٹے۔

جب ہم فرانس واپس پہنچے اور اپنے معالجین کو یہ واقعہ بتایا تو وہ لوگ میرے معاملے میں حیران وششدر اور متحیر رہ گئے بلکہ قریب تھا کہ وہ پاگل ہوجاتے۔ وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ فلاں خاتون ہیں؟ میں انہیں بڑے فخر سے بتارہی تھی کہ ہاں میں فلاں ہوں اور فلاں شخص میرا خاوند ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں اپنے رب کی طرف رجوع کرچکی ہوں، اب مجھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر یا خوف نہیں رہا۔ فیصلہ درحقیقت اللہ ہی کا فیصلہ ہے اور حکم بھی درحقیقت اللہ ہی کا حکم ہے۔

ڈاکٹروں نے مجھ سے کہا: آپ کا معاملہ واقعتاً عجیب وغریب ہے۔ اگرچہ ورم وغیرہ زائل ہوچکے ہیں مگر ان کا دوبارہ معائنہ کرنا ضروری ہے۔ ان لوگوں نے ایک بار پھر میرا معائنہ کیا، ٹیسٹ لیے مگر اُنہیں کچھ نہ ملا حالانکہ اس سے پہلے میں ان اورام کی وجہ سے سانس بھی نہ لے سکتی تھی۔ مگر جب میں بیت اللہ شریف پہنچی اور اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کی تو اُس نے سب تکالیف دُور کردیں اور مجھے شفایاب فرمادیا۔

اس کے بعد میں نے سیرۃ النبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ شروع

Marfat.com

کردیا۔اس مطالعہ کے دوران میں،مَیں بہت روتی ،میں اللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول ﷺ کی محبت کے فقدان پر شرم وندامت کے آنسو بہاتی اور اُن دنوں پر افسوس کرتے ہوئے میری آنکھیں اشک بار ہوجاتیں جو میں نے اللہ سے دُور رہ کرگزارے تھے۔اب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہوں کہ وہ مجھے قبول فرمالے اور مجھ پر،میرے خاوند پر اور تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے۔آمین!

Marfat.com

کینسر کا علاج: صرف زمزم کے پانی کے ساتھ روزہ رکھنے سے

یہ مضمون ایک عربی رسالہ "الساحة العربية" سے ماخوذ ہے جس کا عنوان تھا:

"کیا آپ اللہ کے اذن سے سرطان کا علاج چاہتے ہیں"

کاتب ابن الوردی۔ ۰۱:۰۸:۲۰۰۱

کافی عرصہ سے میں یہ مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر بھول گیا۔ پھر ایک شخص نے مجھے یہ یاد دلا دیا جو اپنی کینسر کی مریضہ بہن کے لیے دعا کا طالب تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کینسر اور ہر خطرناک بیماری سے اپنی پناہ میں رکھے۔

علاج یہ ہے: مریض ہر قسم کا کھانا بند کر دے گا اور صرف زمزم کے پانی پر روزہ رکھے گا۔ شروع شروع میں جب وہ کمزوری اور چکر محسوس کرے تو وہ ایک ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے بڑے ٹب میں بیٹھ جائے...... پانی خواہ کوئی بھی ہو...... پانی اس کے سینے کے نچلے حصے تک ہو۔ تقریباً آدھ گھنٹہ اس میں بیٹھے تاکہ اُسے کمزوری اور سر چکرانے سے افاقہ ہو جائے۔ کچھ دنوں کے بعد جو ایک مہینہ بھی ہو سکتا ہے، کم یا زیادہ بھی، مریض سے پاخانے کے راستے مواد خارج ہوگا۔ یہی براز کینسر ہے جو خارج ہو کر ختم ہو چکا ہے۔

مندرجہ بالا نسخہ میں نے ڈاکٹر عبدالملک الجزائری سے سُنا ہے۔ آپ فرانسیسی قومیت رکھتے ہیں۔ طبِ بدل کے مشہور معالج ہیں۔ ہر سال رمضان سے حج تک مکہ میں قیام کرتے ہیں۔ یہ نسخہ میں نے اُن سے اور اُن کے بعض ملنے والوں سے لیا ہے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے تو تاکیداً بتایا کہ انہوں نے اس نسخہ کا اپنے چند عزیزوں پر تجربہ کیا جو کامیاب رہا۔ کینسر واقعتاً ختم ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالملک ایک مقوی معجون استعمال کرنے کی نصیحت کیا کرتے ہیں۔ یہ بہت

Marfat.com

سارے امراض سے بچاتی ہے خصوصاً کینسر ختم ہونے کے بعد اس کا استعمال بہت ضروری ہے تاکہ یہ مرض دوبارہ حملہ آور نہ ہو۔ وہ نسخہ درج ذیل ہے :

ایک کلو خالص شہد، آدھا کلو لہسن صاف شدہ، آدھا کلو پیاز صاف شدہ، چوتھائی کلو کلونجی پسی ہوئی اور دو شیشی مچھلی کا تیل۔

استعمال کا طریقہ:

تمام چیزیں ملا کر ایک مرکب بنالیا جائے۔ یہ کھانے کی دوا ہے۔ ناشتے اور رات کے کھانے کے بعد دو دو چمچ استعمال کیے جائیں۔

یہ نسخہ میرے ایک ساتھی نے آزمایا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس کے استعمال سے میں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ جسم بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوگیا خصوصاً سردی کا۔

مزید تین آدمیوں نے تائید کی کہ انہوں نے اس علاج کا اپنے تین رشتہ داروں پر تجربہ کیا ہے جس میں بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ قاری حضرات اس کا تجربہ کریں گے یا کسی ایسے شخص کو یہ نسخہ بتادیں گے جو اسے مذکورہ طریقہ کے مطابق آزمائے تاکہ ہمیں بھی اس کا فائدہ پہنچے کیونکہ اللہ تعالیٰ خیر کو زندہ کرنے والے کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر عبدالملک الجزائری کا نظریہ اور زم زم کا پانی

ڈاکٹر عبدالملک الجزائری جو کینسر کا علاج صرف زمزم کے پانی سے روزہ رکھنا قرار دیتے ہیں، کا نظریہ ہے کہ سرطانی خلیے انسان کی خوراک سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ زمزم کے پانی سے یا عام پانی سے روزہ رکھنے سے یہ خلیے غذا نہ ملنے کی وجہ سے تلف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد بچے کھچے فضلے کے ساتھ ہی خارج ہو جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی ایک ماہ یا زیادہ دیر تک روزے رکھے۔ عام طور پر یہ اصول ہے کہ جو چیز فضلے کے ساتھ خارج ہو جائے وہ جسم میں باقی نہیں رہتی۔

کچھ دوسرے امراض میں اس طریقہ سے ملتا جلتا ایک طریقہ اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روزہ صرف انگور یا اس کے رس اور پانی کے ساتھ رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک کتاب بھی طبع ہوئی ہے جسے میرے خیال میں عمر نصیف نے اپنے خرچ پر شائع کروا کر مفت تقسیم کیا ہے مگر اب نایاب ہے۔ بہت سارے لوگوں نے نہایت ضدی امراض میں بھی اس طریقہ سے استفادہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ روزے کے معالجاتی فوائد کا کوئی جاہل ہی انکار کر سکتا ہے۔

تنبیہ: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کینسر حقیقی کینسر نہیں ہوتا بلکہ صرف نظر بد یا جناتی اثر ہوتا ہے۔ اسے ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا بلکہ پختہ کار جھاڑ پھونک کرنے والے ہی اسے سمجھ سکتے ہیں۔ پختہ کار لوگ حقیقی کینسر اور نظر بد یا جناتی اثر میں عملاً تمیز کر سکتے ہیں۔

مجھے ایک تجربہ کار دم جھاڑ کرنے والے شخص نے ...... جو اپنا نام بتانا پسند نہیں کرتے ورنہ میں ضرور اُن کا نام لیتا ...... بتایا کہ ایک خاتون کو کینسر کی تشخیص کی گئی اور آپریشن کا فیصلہ کیا گیا مگر آپریشن سے ایک روز پہلے کسی آدمی نے انہیں بتایا کہ فلاں دم جھاڑ کرنے والے

Marfat.com

کے پاس جاؤ تا کہ مزید تسلی ہو جائے۔ جب اُس خاتون پر دم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اُسے جناتی اثر ہے اور دم کرنے سے جن نکل گیا۔ جب مذکورہ خاتون ہسپتال گئی تو سرطان کے یوں غائب ہو جانے پر ڈاکٹر حضرات بہت متعجب ہوئے۔

میں جانتا ہوں کہ لوگ اِن باتوں کو سچا نہیں سمجھتے لیکن میں اس قصے کی سچائی پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔ یہ واقعہ مجھے اس آدمی نے بتایا ہے جس نے براہِ راست اس خاتون کو دم کیا تھا۔

Marfat.com

زمزم کے پانی سے گردوں کا علاج

یہ ایک اور مراسلہ ہے جو ہمارے ایک قاری نے ہمیں ای۔میل کے ذریعے بھیجا ہے۔ وہ شیخ زندانی سے اپنی بیماری کے متعلق استفسار کرتے ہیں کہ میرے گردوں میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے میرے گروپ (1) کا دفاعی نظام ناکارہ ہوگیا ہے۔اس کا طبی نام (IGA) ہے ۔اس کی وجہ سے میرے گردے اپنے وظائف سرانجام دینے میں ۵۰ فیصد فیل ہو چکے ہیں۔میری یہ حالت گزشتہ تین سال ہے۔ براہِ کرم رہنمائی فرمائیں۔

ہمارے پاس گردوں کے مریضوں کے اکثر سوالات آتے رہتے ہیں خصوصاً گردوں کے فیل ہونے کے بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لیے ہم علاج تجویز کرتے ہیں۔لیکن اس سے پیشتر یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ شفاء پر قادر ہے، اللہ کے فضل سے وہ ضرور شفاء پائے گا اور جو اس کا یقین نہ رکھے تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

عام طور پر گردوں کی تکلیف میں تو اللہ کی طرف سے معجزانہ طور پر ہی شفاء ملتی ہے یا پھر گردے تبدیل کروا لیے جائیں۔گردوں کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس کا پانی کاٹ دیا جائے اور وہ خشک ہو کر تلف ہو جائے۔اب اس کا علاج تو یہی ہے کہ نیا گلاب بویا جائے ۔ جب ہم گردوں کے اتلاف کا سبب تلاش کرتے ہیں تو اس پھول یا پھل کے اتلاف کا سبب درج ذیل ہوتا ہے :

پانی کی قلت یا وائرس یا بیرونی خراب آب و ہوا یا گردوں پر سخت بوجھ۔

میں کیمیائی ادویہ کو مفید نہیں سمجھتا اور نہ ہی میں کسی ایسے شخص کو جانتا ہوں جس نے انہیں استعمال کیا ہو اور پھر شفایاب ہو گیا ہو۔ البتہ یہ مکمل بربادی کو کچھ دیر کے لیے مؤخر

Marfat.com

کر سکتی ہیں یا کچھ افاقہ دے سکتی ہیں مکمل صحت نہیں۔ اب تو آپ کا جگر نئی روح کا محتاج ہے جو اسے حرکت دے سکے اور اس کی پیپ اور میل کچیل کو دھو سکے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اِس کا علاج یہ ہے :

آپ روزانہ ۱۶ گلاس بلکہ اس سے بھی زیادہ زمزم کا پانی پییں۔ اس کے علاوہ کوئی اور پانی استعمال نہ کریں۔

- ضروری ہے کہ آپ فجر کی نماز کے وقت پیٹ بھر کر چار گلاس یک بارگی استعمال کریں۔
- ظہر اور صبح کے درمیان دو گلاس، دو پہر کے کھانے سے پہلے ایک اور بعد میں تین گلاس
- عصر کے بعد دو گلاس، مغرب کے بعد دو گلاس، سونے سے پہلے دو گلاس،
- اور ہر گھنٹے بعد پیشاب ضرور کریں۔

تمام چکنائی والی چیزوں، نمکیات، گیس والے مشروبات، میٹھی چیزوں، چائے اور قہوہ سے پرہیز کریں۔ وہ شہد استعمال کریں جس پر قرآن کریم پڑھ کر دم کیا گیا ہو۔ اس شہد کے دس چمچ کھائیں۔ ہر نماز کے بعد دو چمچ لیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ شہد خالص ہو۔ اپنی کمر اور سر میں ایک مرتبہ سنگی لگوائیں۔

آپ جب تین ہفتوں تک متواتر یہ علاج کرلیں گے تو ان شاء اللہ آپ عجیب بہتری محسوس کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی قرأت و وِرد پر ہمیشگی کریں۔ ان شاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو شفایاب کر دے گا۔ اور یہ بات کبھی نہ بھولنا کہ :

''پختہ ایمان علاج کی کامیابی کا سبب ہے''۔ [1]

[1] نقلاً عن لقط المرجان فی علاج العین والسحر والجان۔

Marfat.com

بینائی اور زمزم کا پانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَاءُ زَمزَمَ لِمَاشُرِبَ لَهُ.)) [اخرجه احمد]

''یعنی زمزم کا پانی اسی مقصد کے لیے ہے جس کے لیے پیا جائے۔''

یہ فرمانِ رسول ﷺ بالکل برحق ہے۔ میں اپنے ایک یمنی دوست کا جو بہت بڑا آدمی ہے، سچا واقعہ جانتا ہوں۔ کبرسنی کی بنا پر اس کی نظر بہت کمزور ہو چکی تھی بلکہ ختم ہونے کے قریب تھی۔ وہ تلاوت قرآن کا بہت حریص تھا۔ بڑی کثرت سے تلاوت کیا کرتا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا قرآن پاک کا نسخہ تھا جسے وہ کسی حالت میں بھی خود سے جُدا نہ کرتا۔ مگر اس کی نظر بہت کمزور ہو گئی۔ اب وہ پریشان تھا کہ کیا کرے؟ وہ اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے سُنا کہ زمزم کے پانی میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔ میں زمزم کے کنویں پر آیا اور شفا کی نیت سے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری بینائی کی کمزوری دور فرما دی۔

میں نے بذاتِ خود اپنے اس دوست کو دیکھا کہ وہ اپنا چھوٹا مصحف جیب سے نکالتے ہیں اسے کھول کر پڑھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ چھوٹا مصحف کھول کر تلاوت کرتے ہیں حالانکہ وہ اس سے بڑے حروف والا مصحف بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ کیفیت زمزم کا پانی پینے کے بعد پیدا ہوئی۔

اے محترم بھائی! یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ مگر دعا کے لیے شرط ہے کہ مانگنے والا اس کے قبول ہونے کا یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بات کو بھی قبول کرنے والا ہو۔ ارشادِ ربانی ہے:

Marfat.com

وَاِذَاسَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوابِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ٥

[البقرة:۱۸۶]

''اور اے نبیؐ! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتادو کہ میں اُن سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لے آئیں۔ یہ بات تم انہیں سنادو شاید کہ وہ راہِ راست پالیں۔''

Marfat.com

آپریشن کے بغیر پھوڑا جڑ سے اُکھڑ گیا

(یسریہ کی بائیں آنکھ میں سُرخ پھنسی تھی زمزم کا پانی استعمال کرنے کے بعد اسے شفاء مل گئی) ❶

ایک مسلم بھائی فریضۂ حج ادا کر کے واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ محترمہ یسریہ عبدالرحمٰن حراز جنہوں نے ہمارے ساتھ وزارتِ اوقاف کے تحت فریضہ حج ادا کیا، نے ایک معجزہ بیان کیا جو زمزم کے پانی کی برکت سے اس کے ساتھ پیش آیا۔ وہ کہتی ہیں کہ: کئی سالوں سے میری بائیں آنکھ میں ایک سرخ پھنسی کی وجہ سے بہت تکلیف تھی۔ اس کے نتیجہ میں مجھے آدھے سر کا درد شروع ہوگیا۔ نہ دن آرام نہ رات سکون، حتی کہ مسکّن دوائیں بھی ناکام ثابت ہوئیں۔ اس پھنسی پر ایک سفید جھلی کی وجہ سے متاثرہ آنکھ کی بینائی کے بالکل ختم ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا۔ میں ایک آنکھوں کے بڑے معالج کے پاس گئی۔ اُس نے کہا کہ درد کے خاتمہ کے لیے انجکشن کے بغیر کوئی چارہ نہیں مگر وہ فوراً ہی بینائی کو بھی ختم کر دے گا اور پھر آپ کبھی بھی دیکھ نہیں سکیں گی۔

اس مایوس کُن خبر سے محترمہ یسریہ بہت گھبرائیں۔ لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پورا بھروسہ تھا۔ انہیں اطمینان تھا کہ طب و معالجین کی مایوسی کے علی الرغم اللہ تعالیٰ ضرور شفاء کے اسباب پیدا فرمادے گا۔ چنانچہ اس نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تا کہ بیت اللہ شریف میں براہِ راست اللہ تعالیٰ سے شفاء کی التماس و درخواست کرے۔

وہ مکہ مکرمہ آئیں، کعبہ شریف کا طواف کیا۔ اس وقت طواف کرنے والوں کی کوئی بڑی تعداد نہ تھی۔ بقول اُس کے اُس نے دل کی گہرائی سے حجر اسود کو بوسے دیے اور اپنی متاثرہ آنکھ اس کے ساتھ مس کی۔ پھر زمزم کی طرف گئی تا کہ گلاس بھر کر اپنی آنکھ کو خوب

---

❶ المصدر "أنت تسال والشيخ الزندانی یجیب حول الاعجاز العلمی فی القران والسنة" للشیخ عبدالمجید الزندانی ۔

Marfat.com

دھوئے۔اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی مکمل کی اور اپنی اقامت کے ہوٹل میں واپس آ گئی۔

ہوٹل میں واپس آنے کے بعد اچانک اس نے محسوس کیا کہ اس کی بیمار آنکھ بالکل درست ہوگئی ہے۔سرخ پھنسی بالکل نابود ہوگئی اور اس کا نام ونشان بھی نہ رہا۔بغیر آپریشن کے یہ پھنسی کیسے جڑ سے اُکھڑ گئی؟ علاج کے بغیر وہ آنکھ جس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ تھی کیسے اپنی طبعی حالت میں آ گئی؟

جب اُس معالج ڈاکٹر نے یہ واقعہ سُنا تو وہ دل کی گہرائیوں سے بے اختیار پکار اُٹھا:

''اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ وہ مریضہ ہے جس کا علاج کرنے میں طب ناکام ہوچکی تھی۔اس کا علاج ''طبیب اعظم'' نے اُس الٰہیانہ عیادت کے ساتھ کیا ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے کہ زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے''۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ، اِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي شَفَاكَ اللّٰهُ ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ لَشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ ، وَهِيَ هُزَمَةُ جِبْرَائِيْلَ وَ سُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلَ.)) ❶

''زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لیے پیا جائے،اگر آپ اُسے شفاء حاصل کرنے کے لیے پییں تو اللہ آپ کو شفاء دے گا،اگر شکم سیر ہونے کے لیے پییں تو اللہ تعالیٰ آپ کی بھوک مٹا دے گا،اگر اپنی پیاس بجھانے کے لیے پییں تو اللہ تعالیٰ آپ کی پیاس بُجھا دے گا۔یہ جبریل علیہ السلام کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسماعیل علیہ السلام کے لیے پینے کا پانی ہے۔''

---

❶ رواہ الدارقطنی والحاکم وزاد۔

Marfat.com

آپریشن کے بغیر پتھری کا اخراج

اس واقعہ کے بیان کرنے والے ڈاکٹر فاروق عنتر ہیں۔

موصوف بیان کرتے ہیں کہ مجھے کئی سالوں سے گردے ومثانہ کے درمیان کی نالی میں ایک پتھری کی وجہ سے بہت تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کے بغیر اس کا نکلنا محال قراردے دیا۔ مگر میں نے دومرتبہ آپریشن کا معاملہ ملتوی کرادیا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ عمرہ ادا کرنے جاؤں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں کہ مجھے شفاء کی نعمت سے نوازے اور آپریشن کے بغیر یہ پتھری نکال دے۔

چنانچہ ڈاکٹر فاروق مکہ مکرمہ گئے، عمرہ ادا کیا، زمزم کا پانی پیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر حرم سے نکلنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے معاً بعد انہوں نے اپنی متاثرہ نالی میں سخت حرکت محسوس کی۔ وہ جلدی سے بیت الخلا میں گئے اور اچانک ایک معجزہ رونما ہوگیا۔ وہ بڑی پتھری نکل گئی اور آپریشن تھیٹر میں داخل ہوئے بغیر انہیں شفاء مل گئی۔ اس پتھری کا نکلنا خود ڈاکٹر موصوف کے لیے اور اُن تمام معالجین کے لیے جو اُن کا علاج کر رہے تھے اور مسلسل اُن کی حالت پر نظر رکھے ہوئے تھے، بہت زیادہ عجیب وغریب اور حیرت ناک تھا۔ ❶

❶ الاعجاز العلمی فی الاسلام والسنّة النبوية لمحمد كامل عبدالصمد۔

Marfat.com

پانی سے علاج کے عمومی فوائد

- پانی جسم اور جسم کے اندر بہاؤ کے تمام راستوں کی حفاظت کرتا ہے۔
- پانی جسم کے اندر گردوں کے تمام افعال و وظائف کو چاق و چوبند بنانے میں معاون ہے۔
- پانی جسم کے درجۂ حرارت کو منظم اور باضابطہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔
- پانی خون کو تمام سمیات (زہریلے مادے) سے نکھارتا ہے۔
- پانی جسم کے اندر بہت سارے کیمیاوی اعمال میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔
- پانی جسم کے کیمیاوی توازن کو قائم رکھنے میں معاون ہے اور جسم کو ضروری رطوبتیں فراہم کرتا ہے۔
- پانی قوتِ ہاضمہ اور فضلہ خارج کرنے والے اعضا کو اپنا وظیفہ ادا کرنے میں چست بناتا ہے۔
- پانی جسم میں جوڑوں کو تری اور چربی دار مادہ مہیا کرنے میں کام کرتا ہے۔
- پانی غذا کو جسم کی مختلف نسیجوں میں منتقل کرنے کا عمل سرانجام دیتا ہے۔

پانی کے معالجاتی فوائد میں سے کچھ درج ذیل ہیں

- یہ مدرِ بول شمار ہوتا ہے: خواہ یہ صرف پینے کے ذریعے ہو یا گرم حمام وغیرہ کے ذریعے ہو۔
- یہ جسم کو داخلی طور پر صاف کرنے والا شمار ہوتا ہے: چنانچہ تمام زہریلے مادے اور بچ جانے والے فضلے جن کی جسم کو ضرورت نہیں رہتی، پانی ان سب کو جسم سے باہر نکال پھینکتا اور جسم کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔
- یہ طاقت پیدا کرنے والا شمار ہوتا ہے : یہ طاقت وقوت معدنی پانی پینے سے اور جڑی بوٹیوں کے ٹھنڈے یا گرم حمام کے عمل سے حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

- درد کے احساس کا خاتمہ کرتا ہے : اس طرح کہ برف میں جلدی اعصاب کی سوزش کو مخدّر کرنے کی تاثیر ہے۔
- یہ تمام قسم کی سکیڑ وکزاز کو دور کر کے جسم کو سکون بخشنے والا ہے: یہ خواہ گرم پانی کے غسل سے ہو یا ٹھنڈی وگرم ٹکور کی پٹیوں سے یا گلوکوز وغیرہ کی بوتل کے بطور انجکشن استعمال سے۔
- دورانِ خون کو زیادہ چستی عطا کرنے والا ہے: اس طرح کہ جسم کو ٹھنڈے یا گرم پانی میں موسم وحالات کے مطابق ڈبو کر نہایا جائے۔
- جسم میں از سر نو زندگی پیدا کرنے والا اور ہشاش وبشاش کرنے والا ہے: یہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے یا بھاپ کے غسل اور پھر ٹھنڈے پانی کے چھڑکاؤ سے حاصل ہوتا ہے۔
- یہ درجہ حرارت کو کم کرنے والا ہے: مختلف الانواع مشروبات پینے سے یا تیز ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے یا ٹھنڈی ٹکوروں سے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

پانی اندرونی طور پر جسم کی صفائی کرنے والا ہے

قولون نامی آنت جسم میں بچے کھچے ضرر رساں فضلے اور زہریلے مادوں کو باہر نکالنے کی بڑی گزرگاہ ہے۔ جب امعاء کمزور ہو جاتی ہیں تو یہ زہریلے مادے قولون کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے مختلف مضرتیں پیدا ہو کر جسم کو نقصان پہنچتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جلد پر دانے اور پھنسیاں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں یا عام طور پر حافظہ کی کمزوری اور سستی کا احساس ہوتا ہے۔ یا وزن بڑھ جاتا ہے یا بعض دوسرے امراض وعوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بلڈ پریشر اور کینسر وغیرہ۔

پانی کے ذریعے آنتوں کی صفائی

- صبح کے وقت ناشتہ کرنے سے پہلے نہار منہ ایک گلاس پانی پینا۔ یہ سست آنتوں کو ہوشیار کرتا ہے اور آنتوں کی یبوست اور خشکی زائل کر کے قبض وغیرہ دور کر دیتا ہے۔
- آنتوں کو صاف کرنے کے لیے انیمہ کرنا۔ قدیم طریقہ سے انیمہ کرنا زیادہ اچھا ہے جو ایک ٹونٹی دار ٹینکی پر مشتمل ہوتا ہے۔ صرف گرم پانی استعمال کرنا یا گرم پانی کے ساتھ لیموں کا رس دو چمچ یا پودینے کے نقوع کی کچھ مقدار شامل کر لینا۔ اس کے استعمال کا طریقہ درج ذیل ہے:

(الف)......انیمہ کرنے کی دو شکلیں ہیں۔ پہلی یہ کہ مریض پہلو کے بل لیٹ جائے، دوسری یہ کہ مریض سجدہ کی شکل میں ہو۔ دونوں حالتوں میں ضروری ہے کہ انیمہ کی ٹینکی جسم سے اونچی جگہ پر ہو۔

(ب)......انیمہ کرتے وقت گرم پانی میں دو چمچ لیموں کا رس یا پودینہ کے نقوع کی تھوڑی سی مقدار شامل ہو۔ تھوڑی سی ویزلین مریض کی مقعد کے ارد گرد لگائی جائے تا کہ نالی

Marfat.com

مریض کے اندرونی حصہ میں بسہولت داخل ہو سکے۔

(ج)......اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پانی آہستہ آہستہ آنتوں میں داخل ہو۔ کچھ منٹوں تک یا جتنا وقفہ ممکن ہو اسے آنتوں میں روک کر رکھا جائے پھر فضلات نکالنے کے لیے اُسے بسہولت نکلنے دیا جائے۔ یہ عمل دہرایا جائے تاکہ امعاء پوری طرح خالی ہو جائیں۔

(د)......انیمہ کے دوران مریض کو چاہیے کہ اپنا جسم مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دے اور بڑے سکون سے سانس لے تاکہ نالی کے عضلات میں تناؤ پیدا نہ ہو اور انیمہ کا عمل آسانی سے ہو سکے۔

(ہ)......تشنج امعاء کے ازالہ اور اُن کو تکلیف سے نجات دلانے کے لیے انیمہ کرتے ہوئے ۴۵م درجہ تک کا اُبلا ہوا گرم پانی استعمال کیا جائے جس میں بابونہ کا نقوع شامل ہو۔

- قولون کو دھونا: یہ ایک خاص طبی ذریعہ ہے جو ہسپتالوں میں قولون کو مکمل طور پر دھونے کے لیے مستعمل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طریقہ انیمہ کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہے۔ انیمہ یا قولون کو دھونے کا عمل گردوں اور جگر کے وظائف طبعی میں ہوشیاری پیدا کرتا ہے۔ اور نظام ہضم کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح معدہ ومثانہ میں سے تھکن کے اسباب دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

Marfat.com

پیٹ اور آنتوں کی سکیڑ کا علاج

اکثر اوقات پیٹ، کی دیوار کے عضلات میں غیر ارادی سکیڑ پیدا ہو جانے کی وجہ سے پیٹ میں مروڑ اور اینٹھن پیدا ہو جاتے ہیں اور یوں تکلیف و گھبراہٹ کا سبب بن جاتے ہیں۔اس کا علاج اس طریقہ سے ہے:

- پندرہ منٹ تک پیٹ پر گرم پانی بہا کر ٹکور کی جائے یا گرم پانی کی تھیلی اس کے اوپر رکھ دی جائے۔
- مریض پودینہ یا بابونہ کے نقوع کا گرم گرم ایک کپ پیے۔
- دس منٹ تک کمر اور پیٹ پر گولائی میں گرم تولیہ اچھی طرح لپیٹ کر پن لگا دی جائے۔
- گرم پانی کے حمام میں اس طرح بیٹھیں کہ پانی پیٹ کے اوپر والے حصہ تک آ جائے۔
- چند منٹ تک گرم روغن زیتون سے پیٹ کی ہلکی ہلکی مالش کی جائے۔ یہ مالش دائرے کی شکل میں ہو۔ پہلے گھڑی کی سوئیوں کی طرح ایک طرف اور پھر اتنی ہی دیر دوسری طرف۔

Marfat.com

دانتوں اور منہ کے چھالوں (سوزش) کا علاج

علاج کے لیے پانی ایک خاص مشین کے ذریعے پریشر کے ساتھ منہ میں ڈالا جاتا ہے، یہ عمل دس منٹ تک ۲۵ درجہ حرارت اور ۱/۵ درجہ پریشر کے ساتھ کیا جائے گا اس طریقے سے یہ مشین ایک منٹ میں ۶ سے ۱۰ الیٹر پانی منہ میں گھماتی ہے۔

یہ عمل دن میں دو بار دہرایا جاسکتا ہے، جس سے مشینی انداز میں پانی منہ میں ڈالنے کی وجہ سے ہر قسم کے پٹھوں رریشوں کی تھیراپی ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ منہ اور دانتوں کی صفائی بھی ہوتی ہے، اگر پانی کا درجہ حرارت زیادہ ہوگا تو نتائج بھی اچھے ہوں گے۔ اس کام ک یلیے معدنی پانی کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح نمک (کلورائیڈ سوڈیم) ملے پانی کا استعمال منہ کی سوزش میں بہتر نتائج دے گا اور شعاعوں والا پانی مسوڑھوں سے مسلسل خون آنے کی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

معدہ اور آنتوں کی سوزش اور معدے کے زخم کا علاج

معدہ کے زخم کا علاج عموماً مناسب غذا کے نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہو پاتا، لیکن اگر ہم پانی، مناسب غذا، معدنی پانی کے استعمال، کھلے پانی اور مٹی کے غسل کا اہتمام کر سکیں تو مریض کو شفا کے زیادہ مواقع دیے جا سکتے ہیں۔

معدہ اور آنتوں کی سوزش میں چشموں سے براہِ راست معدنی پانی کے استعمال کو مفید سمجھا جاتا ہے، اور اگر مریض کو دینے سے پہلے پانی کو ۲۵ درجہ حرارت تک گرم کر لیا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔

پانی کا استعمال مرض کی نوعیت کے مطابق ہوگا مثلاً شدید تیزابیت کی شکل میں بیکر و بڑنائٹ سوڈا ملا پانی مفید ہوگا اور تیزابیت کی قلت کی صورت میں کلورائیڈ سوڈیم ملے اُبلے ہوئے پانی میں بیکر و بونائٹ سوڈیم شامل کر کے استعمال کریں تو نہ صرف تیزابت کی قلت ختم ہوتی ہے بلکہ جگر اور پتے کے عمل کو بھی بہتری ملتی ہے۔

اسی طرح یہ پانی معدے کی دیوار کی سوزش کو ختم کرتا ہے اور تیزابیت کو مناسب مقدار میں رکھتا ہے۔

یہ پانی آنتوں کے سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی دائمی قبض کا بھی علاج ہے، اگر پانی اکسائیڈ کربون کی نسبت میں اضافہ ہوگا تو پانی کے درجہ حرارت میں کمی آئے گی اس سے آنتیں فضلات کو دھکیلنے میں بہتر کام کر سکیں گی۔

اس بات کا خیال رہے کہ معدے، آنتوں میں گرمی کی حالت میں اس طرح کا علاج مفید نہیں ہوگا، اس طرح آنتوں میں گرمی کی وجہ سے بندش، خوراک کی نالی میں زخم (خون نکلنا) یا معدے کی جھلی پھٹنے کی صورت میں یہ علاج نہ کیا جائے۔

Marfat.com

وجع المفاصل: پانی سے جوڑوں کے درد کا علاج

تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اکثر حالات میں جوڑوں کی تکلیف پانی کے علاج کو قبول کرتی ہے۔ اور یہ علاج اس طریقہ پر ہوگا:

- روزانہ وافر مقدار میں صاف وشفاف پانی پیا جائے۔ کیونکہ اس طرح جوڑ دُھل کر ضرررساں ترشی اور تہ نشین ہونے والی کثافتوں سے پاک وصاف ہوجاتے ہیں۔
- مختلف جڑی بوٹیوں جیسے مریمیہ (مریم پنجہ)، حصالبان (اکلیل الجبل) یابابونہ کے نقوع کا استعمال مفید ہے۔ کیونکہ یہ مفاصل کی سوزش کم کرنے میں مدد کرتا ہے خواہ یہ نقوع پیا جائے یا اس کی گرم پٹیاں استعمال کی جائیں۔ نقوع تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک پیالی گرم پانی میں دو چمچ جڑی بوٹی کے ڈال دیے جائیں۔ نقوع تیار ہونے کے لیے پندرہ منٹ تک پڑا رہنے دیں پھر نتھار کر استعمال میں لائیں۔
- مریض غسل خانے میں پندرہ منٹ تک گرم پانی کے فوارے سے نہائے اور اس کے بعد ہی پانچ منٹ تک ٹھنڈا پانی استعمال کرے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ جس جوڑ میں درد ہے وہ زیادہ تر پانی کے سامنے رکھے۔
- گرم پانی کے بعد ٹھنڈے پانی کے فوارے میں نہانا اگر برداشت نہ ہوسکے تو سوزش زدہ جوڑ کے لیے گرم چھڑکاؤ کے بعد ٹھنڈے پانی یا برف کی ٹکور بھی ممکن ہے۔ خصوصاً کمر کے درد میں جو کسی مہرہ کے کھسک جانے کی وجہ سے لاحق ہو، اس علاج کا واضح اثر ہوتا ہے۔
- باقاعدگی سے تیراکی کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس طرح جوڑ نرم ہو کر اچھی طرح حرکت کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔

Marfat.com

- نہانے کے دوران میں کچھ ورزشوں سے ہلکی اور درمیانی قسم کی تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ہاتھ یا پاؤں کے کسی جوڑ میں درد یا تکلیف ہے تو آپ اُسے ٹب وغیرہ کے اندر پانی میں ڈبوئیں اور چند مرتبہ اس کے ذریعے پانی کو آگے اور پیچھے دھکیلیں۔ اس طرح چھوٹی موٹی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔
- ہاتھ کے جوڑوں کے درد کا علاج: سوتی یا اونی دستانے پندرہ بیس منٹ تک فریزر میں رکھے جائیں تاکہ خوب ٹھنڈے ہو جائیں۔ اب مریض پہلے اپنے ہاتھ نیم گرم پانی سے پھر قدرے زیادہ گرم پانی سے دھوئے اور پھر وہ ٹھنڈے دستانے پہن لے۔ دس منٹ کے بعد دستانے اُتار دے اور عام تازہ پانی سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھوں کی روغن زیتون سے تقریباً پندرہ منٹ تک نرمی کے ساتھ مالش کرے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

Marfat.com

قبض کا علاج

قبض اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سختی کی حالت میں جسم کے اندر عضلات کا سکڑ کر اکٹھا ہو جانا ایک فساد کا ذخیرہ شمار ہوتا ہے جو بہت ساری بے چینی اور صحت میں تھکان کے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے قبض پر قابو پایا جا سکتا ہے:

- آدمی پر لازم ہے کہ وہ روزانہ جتنا زیادہ پانی پی سکے پیے۔
- جو جڑی بوٹیاں جسم کو صاف کر دینے کی خاصیت رکھتی ہیں اُن کا نقوع پیا جائے۔ مثلاً پودینہ، برسیم، آذان الحمار اور رجل الغراب وغیرہ۔
- کچی ترکاریاں مثلاً گاجر، مولی، کھیرا اور ٹماٹر وغیرہ کھائی جائیں اور پھلوں کا جوس پیا جائے۔ خاص طور پر انگور کا جوس ہر روز صبح ایک گلاس پیا جائے۔
- پیٹ کے نچلے حصے پر گرم کپڑے سے ٹکور کی جائے۔ اس کے بعد دس منٹ تک انگلیوں کے کناروں سے دائروی شکل میں پیٹ کی ہلکی ہلکی مالش کی جائے۔ ہر روز بستر چھوڑنے سے پہلے اس طریقے سے مالش کرنا بھی کافی ہے۔
- کبھی کبھار اینمہ بھی فائدہ مند رہتا ہے اور اس کے ساتھ جڑی بوٹیوں پودینہ وغیرہ کے نقوع کا اضافہ کر لیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ سال میں ایک مرتبہ معدہ صاف کیا جائے۔
- بدن ڈھیلا چھوڑ کر غسل کرنے سے قبض کا توڑ ہوتا ہے۔ اس طرح بلڈ پریشر، پٹھوں کی اینٹھن اور ڈر یا خوف سے بھی نجات ملتی ہے۔ یہ تمام منفی صفات یعنی بلڈ پریشر، پٹھوں کا کھنچاؤ اور خوف معدے میں سختی قبض اور بہت سارے تھکاوٹ کے اسباب کا باعث بنتی ہیں۔

Marfat.com

بچوں کے سُوکھے پن یا سوکڑے کا علاج

سوکھا پن کیا ہے؟

جسم سے سیال مادوں کی شدید کمی ہو جاتی ہے، یا تو پسینہ کے ذریعے خصوصاً جب کہ جسم کا درجہ حرارت زیادہ ہو یا پاخانے کے راستے خصوصاً جب اسہال آ رہے ہوں، یا قے کے ذریعے خصوصاً جب کئی مرتبہ اور زیادہ مقدار میں آئے، یا پانی کی کمی پیشاب کے راستے ہو جاتی ہے۔ یعنی جسم سے سیال مادوں کی شدید کمی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ بچوں کے درجہ حرارت کو منظم کرنے والا مرکزی نظام غیر پختہ ہوتا ہے یعنی یہ نظام جب کہ فضا گرم ہو تو جسم کو ٹھنڈا نہیں کر سکتا اور اسی طرح اگر فضا ٹھنڈی ہو تو بچے کو کامل حرارت فراہم نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے شدید گرمی کے موسم میں بچے کے جسم کا درجۂ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے اور اسی وجہ سے پسینہ زیادہ آتا ہے اور جسم سے سیال مواد ناپید ہو جاتا ہے اور بچے کو سوکھا پن یا خشکی یا سوکڑے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اسی لیے بچے کا درجۂ حرارت اعتدال پر رکھنے کے لیے پنکھے یا ایئر کنڈیشنڈ کا استعمال کرنا چاہیے۔

بچوں کو قے آنے کے متعدد اسباب ہیں۔ کبھی تو یہ اسہال کے ساتھ ہو گی جیسا کہ گرمی کے اسہال میں جو امعائی سوزش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یا قے شدید ابکائی کے ساتھ ہو گی جیسا کہ آنتوں کے بند ہونے اور جگر کی وبائی سوزش اور ٹائی فائیڈ میں ہوتی ہے۔ اکیلی قے پانی کی کمی کا سبب نہیں بنتی الا یہ کہ وہ بار بار اور زیادہ مقدار میں آئے۔ کبھی یہ تمام سابق اسباب ایک بچے میں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ بہت تیزی کے ساتھ سوکھے پن کا شکار ہو جاتا ہے جیسا کہ آنتوں کی سوزش اور گرمی کے اسہال میں ہوتا ہے۔ اس طرح کہ بسا اوقات قے، اسہال اور بلند درجۂ حرارت سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں سوکھے پن کے اور بھی

Marfat.com

عوارض پائے جاتے ہیں مثلاً :

- بچے کو شدید پیاس محسوس ہوتی ہے۔
- یومیہ پیشاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
- مریض بچے کی آنکھیں نیچے دھنس جاتی ہیں اور ساتھ ہی دماغ کا متحرک تالو بیٹھ جاتا ہے۔
- زبان، لعاب دہن اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جلد کی چمک دمک اور رونق ختم ہو جاتی ہے۔
- شدید حالات میں بلڈ پریشر گر جاتا ہے اور آنکھیں نکل آتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بچہ سخت صدمے یا مدہوشی سے دوچار ہو جاتا ہے بسا اوقات مرنے کے قریب چلا جاتا ہے۔

درج ذیل طریقے سے سوکھڑے کا علاج ہو جاتا ہے:

- علاج میں سوکھڑے کا محلول لازماً استعمال کیا جائے۔ یہ ایک چینی اور نمک کا محلول ہوتا ہے جو جسم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ یہ ایک پاؤڈر کا لفافہ ہوتا ہے جسے نمکول کہا جاتا ہے، اس کے تیار کرنے اور استعمال کا طریقہ اس پر درج ہوتا ہے۔
- اگر بچہ یہ محلول لینے سے انکار کرے تو ضروری ہے کہ چھوٹے چمچ یا ڈراپر سے یہ محلول دیا جائے۔
- بچے کا درجۂ حرارت کم کرنے کی دوا دی جائے۔
- جب جسم میں حرارت ہو تو ٹھنڈے پانی کی ٹکور کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی تھوڑی تھوڑی کوئی سیال اور ہلکی پھلکی غذا دی جائے حتی کہ تمام تکالیف زائل ہو جائیں۔

Marfat.com

نشریات

امام شامل	ڈاکٹر محمد حامد	110/-
اسلام کا سیاسی نظام	خدا بخش کلیار	200/-
اسلام اور فنون لطیفہ	ڈاکٹر یوسف القرضاوی	100/-
اسلام میں رفاہ عامہ کا تصور	مولانا امیر الدین مہر	400/-
استحکام پاکستان	کے ایم اعظم	160/-
امتحان میں کامیابی کے زرّیں اُصول	خواجہ ولید سالک	100/-
ابن بطوطہ ہوا کرے کوئی (سفر نامہ)	ڈاکٹر صہیب حسن	200/-
آب زم زم، غذا، دوا اور شفا	ڈاکٹر خالد جاد	
بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت)	خورشید ناظر	590/-
تذکار قرا	ڈاکٹر قاری محمد طاہر	275/-
تعلیمی انسائیکلوپیڈیا	نعمان طارق	275/-
تاریخ تدوین سنت	ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب	475/-
حیرت کدہ	عبداللہ طارق سہیل	250/-
داستانِ اندلس	محمد احسن خان	175/-
دروس سیرت	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی	475/-
دنیائے اسلام میں سائنس وطب کا عروج	ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی	240/-
داستان اقبال	ڈاکٹر صابر کلوری	350/-
سیرت رحمت عالمؐ	ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، مترجم: خدا بخش کلیار	500/-
سائنس قرآن کے حضور میں	طارق اقبال سوہدروی	170/-
سیرت رسولؐ قرآن کے آئینے میں	ڈاکٹر عبدالغفور راشد	200/-

Marfat.com

سیرۃ ا!		400/-
سیرۃ ا!		500/-
سیرت امیر معاویہؓ	پروفیسر حافظ اظہر محمود	475/-
صحابہ کے سوال نبی رحمتؐ کے جواب	سلمان نصیب دھدوح	365/-
عہد بنو اُمیہ میں محدثین کی خدمات	ڈاکٹر سیّد عبدالغفار بخاری	750/-
عورت عہد رسالت میں	عبدالحلیم ابوشقہ۔مترجم: محمد فہیم اختر ندوی	375/-
علوم اسلامیہ اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی	475/-
عجائباتِ حرمین اور مناسک حج وعمرہ	رمیض احمد ملک	200/-
فتنہ رسومات (پنجابی شاعری)	مرزا عزیز فیضانی دارا پوری	50/-
قرآن ناطق	سرجیت سنگھ لامبہ	140/-
معارف خطبات اقبال	ڈاکٹر محمد آصف اعوان	350/-
مقام صحابہ اور سیّدنا معاویہؓ	پروفیسر حافظ اظہر محمود	300/-
ہمایوں نامہ	گلبدن بیگم بنت بابر شاہ	100/-
☆ تلخیص ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزادؒ	425/-
حصن المسلم (کلاں)	سعید بن علی بن وھف القحطانی	70/-
حصن المسلم (پاکٹ)	سعید بن علی بن وھف القحطانی	40/-
☆ حوالہ (56) قرآنِ مجید	16 سطری حمائل	90/-
☆ حوالہ (556) قرآنِ مجید	16 سطری کلاں	170/-
الاذکار (رنگ بائنڈنگ)	حصن المسلم سے انتخاب	60/-
پارہ نمبر 1، پارہ نمبر 30	9 لائن موٹے حروف والا	20/-
یٰسٓ	موٹے حروف	20/-
اسلام پیغمبر اسلامؐ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر	ڈاکٹر سید عبدالقادر جیلانی	300/-
الموسوعۃ القضائیہ (اُردو ایڈیشن)	رسول کریم کے عدالتی فیصلوں کا مستند مجموعہ	350/-

Marfat.com